بسم اللہ الرحمن الرحیم - نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

سبحان الذی اسریٰ بعبدہ لیلاً من المسجد الحرام الی المسجد الاقصیٰ

ولقد نصرکم اللہ ببدر وانتم اذلۃ

بدر

BADR — QADIAN

ای جہان منتظر خوش باش کہ آمد گلستان | رجسٹرڈ نمبر ایل ۲۸۸ | آن مسیح دور آخر مہدی آخر زمان

نمبر ۲۹ — ۲۶ - جمادی الاول ۱۳۲۴ھ علے صاحبہا التحیۃ والسلام مطابق ۱۹ جولائی ۱۹۰۶ء — نمبر ۲۹

سلسلۃ الجدید جلد ۲ — سلسلۃ القدیم جلد ۵

بروز جمعرات

چہ گویم با تو گرائی چہا در قادیان بینی | ایڈیٹر محمد صادق عفی اللہ عنہ | دوا بینی شفا بینی غرض دار الامان بینی

شرح قیمت اخبار بدر

والیان ریاست و گورنمنٹ عنہ

معاونین درجہ اول جنکو عا پر اخبار جاری کرانیکا حق حاصل ہے ۔ ۵ عہ

معاونین درجہ دوم جن کو عہ پر اخبار جاری کروانے کا حق حاصل ہے ۔ للعہ

عام قیمت بدر ہے فی پرچہ ۲ر معاونین درجہ سوم سے ۳ر عام قیمت پیشگی عاجو صاحب تاریخ اجرا سے ایک ماہ کے اندر اندر قیمت اخبار نہ روانہ کر دینگے ان سے بحساب [illegible] لیجائیگی

نمونہ کے پرچہ کیواسطے ۲ر کا ٹکٹ آنا چاہیئے خط و کتابت کے واسطے جوابی کارڈ آنا چاہیئے

جو اخبار وقت پر نہ پہنچے اُسے پندرہ یوم کے اندر اندر طلب کرنا چاہیئے بعد میں نہیں مل سکیگا۔ رسید زر اخبار میں چھاپی جاویگی علیحدہ رسید نہ دیجاویگی روپیہ ارسال کرنے کے بعد اگر دو ہفتہ تک رسید نہ چھپے تو خط لکھکر دریافت کرنا چاہیئے

توکلت علی اللہ ... منیجر

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور آپ کی جماعت کا مذہب

ما مسلمانیم از فضل خدا
مصطفےٰ ما را امام و پیشوا

اندریں دین آمدہ از مادریم
ہم بریں از دار دنیا بگذریم

آں کتاب حق کہ قرآں نام اوست
بادۂ عرفان ما از جام اوست

آں رسولے کش محمد ہست نام
دامن پاکش بدست ما مدام

مہر او با شیر شد اندر بدن
جاں شد و با جاں بدر خواہد شدن

ہست او خیر الرسل خیر الانام
ہر نبوت را برو شد اختتام

ما ازو نوشیم ہر آبے کہ ہست
زو شدہ سیراب سیرابے کہ ہست

آنچہ ما را وحی و ایمائے بود
آں نہ از خود از ہماں جائے بود

ما ازو یابیم ہر نور و کمال
وصل دلدار ازل بے او محال

اقتدائے قول او در جان ماست
ہر چہ زو ثابت شود ایمان ماست

آں ملائک و آں خبر ہائے معاد
ہر چہ گفت آں مرسل رب العباد

آں ہمہ از حضرت احدیت است
منکر آں مستحق لعنت است

معجزات او ہمہ حق اند و راست
منکر آں مورد لعن خداست

معجزات انبیاء سابقین
آنچہ در قرآں بیانش بالیقین

بر ہمہ از جان و دل ایمان ماست
ہر کہ انکارے کند از اشقیاست

یکقدم دوری از آں عالی جناب
نزد ما کفر است و خسران و تباب

دس شرائط بیعت

اوّل۔ بیعت کنندہ سچے دل سے عہد اس بات کا کرے کہ آئندہ اس وقت تک کہ قبر میں داخل ہو جائے شرک سے مجتنب رہیگا۔ دوم یہ کہ جھوٹھ اور زنا اور بدنظری اور فسق و فجور ظلم و خیانت فساد اور بغاوت کے طریقوں سے بچتا رہیگا اور نفسانی جوشوں کیوقت ان کا مغلوب نہ ہوگا اگرچہ کیسا ہی جذبہ پیش آوے۔ سوم یہ کہ بلاناغہ پنجوقت نماز موافق حکم خدا اور رسول کے ادا کرتا رہیگا اور حتی الوسع نماز تہجد کے پڑھنے اور اپنے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنے اور ہر روز اپنے گناہوں کی معافی مانگنے اور استغفار کرنے میں مداومت اختیار کریگا اور دلی محبت سے اللہ تعالیٰ کے احسانوں کو یاد کر کے اس کی حمد اور تعریف کو اپنا ہر روزہ ورد بنائیگا۔ چہارم یہ کہ عام خلق اللہ کو عموماً اور مسلمانوں کو خصوصاً اپنے نفسانی جوشوں سے کسی نوع کی ناجائز تکلیف نہ دیگا نہ زبان سے نہ ہاتھ سے نہ کسی اور طرح سے۔ پنجم یہ کہ ہر حال رنج اور راحت اور عُسر اور یُسر اور نعمت اور بلا میں اللہ تعالےٰ کے ساتھ وفاداری کریگا اور بہر حالت راضی بقضا ہوگا اور ہر ایک ذلت اور دکھ کے قبول کرنے کے لئے اسکی راہ میں تیار رہیگا اور کسی مصیبت کے وارد ہونے پر اس سے منہ نہ پھیریگا بلکہ قدم آگے بڑھائیگا۔ ششم یہ کہ اتباع رسم اور متابعت ہوا و ہوس سے باز آجائیگا۔ اور قرآن شریف کی حکومت کو بکلی اپنے اوپر قبول کریگا اور قال اللہ اور قال الرسول کو اپنی ہر ایک راہ میں دستور العمل قرار دیگا۔ ہفتم یہ کہ تکبر اور نخوت کو بکلی چھوڑ دیگا اور فروتنی اور عاجزی اور خوش خلقی اور حلیمی اور مسکینی سے زندگی بسر کریگا۔ ہشتم یہ کہ دین اور دین کی عزت اور ہمدردی اسلام کو اپنی جان اور اپنے مال اور اپنی عزت اور اپنی اولاد اور اپنے ہر ایک عزیز سے زیادہ تر عزیز سمجھیگا۔ نہم یہ کہ عام خلق اللہ کی ہمدردی میں محض للہ مشغول رہیگا اور جہانتک بس چل سکتا ہے اپنی خداداد طاقتوں اور نعمتوں سے بنی نوع کو فائدہ پہنچائیگا۔ دہم یہ کہ اس عاجز سے عقد اخوت محض للہ باقرار طاعت در معروف باندھکر اس پر تا وقت مرگ قائم رہیگا اور اس عقد اخوت میں ایسا اعلیٰ درجہ کا ہوگا کہ اس کی نظیر دنیوی رشتوں اور تعلقوں اور تمام خادمانہ حالتوں میں پائی نہ جاتی ہو۔

وہ الفاظ جنہیں حضرت اقدس بیعت لیتے ہیں ہاتھ میں ہاتھ دیکر آپ فرماتے ہیں اور طالب تکرار کرتا جاتا ہے۔ اشہد ان لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ و اشہد ان محمداً عبدہ و رسولہ ۳ بار

آج میں احمد کے ہاتھ پر اپنے تمام گناہوں سے توبہ کرتا ہوں جن میں گرفتار تھا اور میں سچے دل سے اقرار کرتا ہوں کہ جہانتک میری طاقت اور سمجھ ہے تمام گناہوں سے بچتا رہونگا اور دین کو دنیا پر مقدم رکھونگا۔ استغفر اللہ ربی من کل ذنب و اتوب الیہ ۳ بار۔ رب انی ظلمت نفسی و اعترفت بذنبی فاغفر لی ذنوبی فانہ لا یغفر الذنوب الا انت۔ اے میرے رب میں نے اپنی جان پر ظلم کیا اور اپنے گناہوں کا اقرار کرتا ہوں میرے گناہ بخش کہ تیرے سوا کوئی بخشنے والا نہیں۔ آمین۔ اس کے بعد آپ معہ حاضرین مجلس بیعت کنندہ اور اس کے متعلقین کے لئے دعا کرتے ہیں۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

فہرست مضامین

اخبار قادیان

حضرت اقدس کی طبیعت اب پہلے سے اچھی ہے اور اب مسجد مبارک میں نماز ظہر و عصر کے وقت تشریف لے آتے ہیں۔ اور خادموں کو وعظ و نصائح سے مشرف فرماتے ہیں۔

حضرت مولوی محمد احسن صاحب اور حکیم فضلدین صاحب بہ سبب بعض خانگی امور کے تا حال اپنے وطنوں میں ہیں۔ امید ہے کہ ہر دو صاحبان جلد واپس تشریف لاویں گے۔

حضرت میر ناصر نواب صاحب بتقریب شادی اخویم ڈاکٹر میر محمد اسماعیل صاحب ہندوستان کو تشریف لے گئے ہیں۔ ان کے ساتھ میر سرور شاہ صاحب بھی گئے ہیں۔ مدرسہ تعلیم الاسلام گذشتہ جمعہ سے ۱۴ روز کے واسطے بند ہو گیا ہے۔ اکثر مدرسین و طلباء اپنے اپنے وطن کو چلے گئے۔ ہیڈ ماسٹر صاحب جناب مولوی شیر علی صاحب بھی بعد ان بہت اپنے وطن کو گئے ہیں۔

دفتر بدر کے محرر شیخ محمد نصیب صاحب حسب الحکم حضرت اقدس ایک خدمت پر مامور ہو کر کچھ دنوں سے باہر گئے ہوئے ہیں۔ اس واسطے اگر بعض خطوط کی تعمیل میں کچھ دیر ہوتی ہو تو احباب معاف فرماویں۔

اس ہفتہ میں بابو عطاء الٰہی صاحب اسٹیشن ماسٹر لالہ موسےٰ - بابو فخر الدین صاحب کلرک میاں میر اور دیگر بہت سے احباب ڈیرہ اسماعیل خاں - جموں - علاقہ گوجرات وغیرہ ممالک سے حضرت کی خدمت میں حاضر ہوئے۔

اخویم شیخ یعقوب علی صاحب ایڈیٹر الحکم بعارضہ بخار سخت بیمار ہو گئے تھے۔ مگر اللہ تعالےٰ نے اپنے فضل سے جلد شفا دی۔ خداوند کریم اس مفید اور کارکن وجود کو سلامت رکھے۔ اور تقوے و صحت کے ساتھ لمبی زندگی عطا کرے۔

سچے مذہب کی پہچان

ایک ہندو نے حضرت اقدس کی خدمت میں عرض کی کہ سچے مذہب کی کیا شناخت ہے۔ دنیا میں اس قدر مذاہب پھیلے ہوئے ہیں۔ ان میں سے کس طرح شناخت کریں کہ سب سے افضل اور اعلیٰ مذہب قابل قبول کون سا مذہب ہے۔ حضرت نے فرمایا۔

جس مذہب میں سب سے زیادہ تعظیم الٰہی اور سب سے زیادہ اللہ تعالےٰ کی معرفت کا سامان ہو وہی سب سے اعلیٰ مذہب ہے۔ انسان اسی چیز کی قدر زیادہ کرتا ہے۔ جس کا علم اس کو زیادہ حاصل ہوتا ہے مثلاً ایک شخص کو معلوم ہو کہ فلاں مکان میں ایک سانپ پھرتا ہے اور وہ آدمیوں کو کاٹتا ہے تو وہ شخص کبھی جرأت نہ کریگا کہ رات کو ایسے مکان میں جا کر سوئے اگر کسی کو معلوم ہو جائے کہ اس کھانے میں جو میرے آگے رکھا ہے زہر ہے تو وہ ہرگز کبھی ایک لقمہ بھی اس کھانے میں سے نہ اٹھائیگا۔ اگر کسی گاؤں میں طاعون ہو اور لوگ مر رہے ہوں تو کوئی شخص اس گاؤں میں جانے کا حوصلہ نہیں کرتا۔ جس کو معلوم ہو کہ جنگل میں شیر رہتا ہے وہ اس جنگل میں ہرگز داخل نہیں ہوتا ان سب کا اصل علم اور معرفت ہے جس چیز کا علم انسان کو بخوبی ہو جاوے اور اس کے متعلق معرفت تام پیدا ہو جائے۔ انسان اس کے برخلاف بالکل نہیں کر سکتا۔ پھر کیا وجہ ہے کہ لوگ گناہ کو ترک نہیں کرتے۔ اس کا سبب یہی ہے کہ خدا کی ہستی کا کامل علم اور معرفت تام ان کو حاصل نہیں۔ یہ جو کہا جاتا ہے اور اقرار کیا جاتا ہے کہ ہم خدا پر ایمان رکھتے ہیں۔ یہ صرف ایک رسمی ایمان ہے۔ ورنہ دراصل گناہ سوز معرفت حاصل نہیں ہے۔ اگر وہ حاصل ہو تو ممکن ہی نہیں کہ انسان پھر گناہ کر سکے۔ ہر شے کی قدر اس کی پہچان اور معرفت سے ہوتی ہے۔ دیکھو ایک جاہل گنوار کو ایک قیمتی پتھر لعل یا موتی مل جاوے۔ تو وہ صد ہا درجہ دو چار پیسہ میں اس کو فروخت کر دے گا۔ یہی مثال ان نادانوں کی ہے۔ جنہوں نے خدا کو نہیں پہچانا وہ الٰہی احکام کے بالمقابل دو چار پیسوں کی زیادہ قدر کرتے ہیں۔ جہاں کوئی دنیوی تھوڑا سا فائدہ نظر آتا ہے۔ وہاں اپنا ایمان فروخت کر دیتے ہیں۔ جھوٹی گواہیاں عدالتوں میں جا کر دو آنہ یا چار آنہ کے بدلے دیتے ہیں۔ ان کے نزدیک خدا تعالےٰ کے اس پاک حکم کی قدر کہ جھوٹھ نہ بولو اور سچی گواہی دو۔ اس سے بڑھ کر نہیں کہ دو چار آنہ کی خاطر اس کو چھوڑ دیں اور بیچ ڈالیں۔ خدا کی آیتوں کو تھوڑے مول پر بیچنے کے یہی معنے ہیں کہ انسان تھوڑے سے ظاہری فائدہ کی خاطر احکام الٰہی کی بے قدری کرتا ہے۔ آج کل جو مذاہب لوگوں میں رائج ہیں وہ سب قومی مذاہب ہیں۔ یعنی ایک قومیت کی تبع کی جاتی ہے۔ ورنہ سچا مذہب وہ ہے جو خدا کے خوف سے شروع ہوتا ہے۔ اور خوف اور محبت کی جڑھ معرفت ہے پس مذہب وہ اختیار کرنا چاہیئے جس سے خدا کی معرفت اور گیان بڑھ جائے۔ اور خدا تعالیٰ کی تعظیم دلوں میں بیٹھ جائے۔ جس مذہب میں صرف پرانے قصے ہوں وہ ایک مردہ مذہب ہے دیکھو خدا وہی ہے جو پہلے تھا۔ اس کی عبادت سے جو پھل پہلے لوگ پا سکتے تھے وہی پھل اب بھی پا سکتے ہیں۔ خدا تعالےٰ نے اپنے اخلاق بدل نہیں ڈالے۔ پھر کیا وجہ ہے کہ یہ لوگ صرف ایک خشک لکڑی کی طرح ہیں۔ جس کے ساتھ کوئی پھل نہیں وجہ یہ ہے کہ ان لوگوں نے خدا کو پہچانا ہی نہیں اگر پہچانتے تو ان پر ضرور برکات نازل ہوتے مگر اس راہ میں بہت مشکلات ہیں۔ اور یہ بڑی قوت والوں کا کام ہے اور خدا کے اختیار میں ہے جس کو چاہے۔ قوت عطا فرماوے اگر انسان تلاش میں لگا رہے تو ہو سکتا ہے کہ کسی وقت اس کو قوت عطا ہو جائے۔ استقامت شرط ہے۔ ہمت کے ساتھ خدا کو تلاش کرو۔ تو اُسے پا لو گے۔

ڈائری

القول الطیب

ہمدردی کا رنگ

۱۴ - جولائی سنہ ۱۹۰۶ء - ایک معزز خاندانی ہندو دیوان صاحب جو صرف حضرت کی ملاقات کے واسطے قادیان آئے تھے۔ قبل نماز ظہر آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ اور خواہش ظاہر کی کہ ان کو کچھ نصیحت کی جائے۔ حضرت نے فرمایا۔ ہر ایک شخص کا ہمدردی کا رنگ جدا ہوتا ہے۔ اگر آپ ڈاکٹر کے پاس جائیں تو وہ آپکے ساتھ یہی ہمدردی کر سکتا ہے کہ آپ کی کسی بیماری کا علاج کرے۔ اور اگر آپ حاکم کے پاس جائیں۔ تو اس کی ہمدردی یہ ہے کہ کسی ظالم کے ظلم سے بچائے۔ ایسا ہی ہر ایک کی ہمدردی کا رنگ جدا ہے ہماری طرف سے ہمدردی یہ ہے کہ ہم آپ کو نصیحت کرتے ہیں کہ دنیا روزے چند ہے۔ اگر یہ خیال دل میں پختہ ہو جائے۔ تو تمام جھوٹھی خوشیاں پامال ہو جاتی ہیں اور انسان خدا کی طرف اپنا دل لگاتا ہے۔ لمبے منصوبے اور ناجائز کارروائیاں انسان اسی واسطے کرتا ہے۔ کہ اس کو معلوم نہیں کہ زندگی کے ایام کتنے ہیں۔ جب انسان جان لیتا ہے کہ موت اس کے آگے کھڑی ہے۔ تو پھر وہ گناہ کے کاموں سے رک جاتا ہے۔ خدا رسیدہ لوگوں کو ہر روز اپنے اور اپنے دوستوں کے متعلق معلوم ہوتا رہتا ہے۔ کہ ان کے ساتھ کیا پیش آنے والا ہے۔ اس واسطے وہ دنیا کی باتوں پر خوش نہیں ہو سکتے اور نہ اُن پر تسلی پکڑ سکتے ہیں۔

طاعون اور زلزلہ

دیکھو اس وقت ملک میں طاعون پھیلی ہوئی ہے۔ خدا تعالے نے مجھے اس کے متعلق ایسے وقت میں اطلاع دی تھی۔ جب کہ یہاں طاعون کا نام و نشان بھی نہ تھا۔ اسی وقت میں نے لوگوں کو اس کے متعلق اطلاع کر دی تھی۔ یاد رکھو۔ جب غفلت اور دنیا پرستی بہت بڑھ جاتی ہے۔ تو پھر تباہیوں کے آنے کا وقت ہوتا ہے۔ میں بارہا کہہ چکا ہوں کہ جب تک یہ لوگ شرارت کو نہ چھوڑ دیں گے اور اپنی اصلاح نہ کریں گے اور اپنے اخلاق درست نہ کریں گے۔ تب تک یہ بیماری ملک سے دور نہ ہوگی۔ ایسا ہی دوسری بلا زلزلہ کی ہے ہمارے ملک کے لوگ اس قسم کے خوفناک زلزلوں سے کبھی آگاہ نہ تھے۔ کبھی اتفاقی کوئی زلزلہ آجاتا تھا لیکن اب نہایت خوفناک زلزلے آتے ہیں اور خدا تعالے نے مجھے بار بار اطلاع دی ہے کہ ہنوز ایک سخت تباہ کن زلزلہ آنیوالا ہے۔ جس سے یہ مطلب ہے کہ لوگ کسی طرح خدا تعالے کی طرف رجوع کریں وہ سب جس نے پیدا کیا ہے۔ اس کی طرف متوجہ ہو جائیں۔ جب انسان خدا کی طرف جھکتا ہے تو اس کے گناہ معاف ہو جاتے ہیں۔ اس کی عمر زیادہ ہو جاتی ہے اور خوفناک صدموں کے وقت وہ بچایا جاتا ہے۔

بدظنی

سارے گناہوں کی جڑ بدظنی ہے۔ لکھا ہے جب کافر لوگ جہنم میں ڈالے جائیں گے نہیں کہ یہ تمہاری بدظنی کا نتیجہ ہے۔ خدا کا رسول تمہارے پاس آیا۔ اس نے تمہیں نیکی کی بات سکھائی توبہ اور استغفار کا سبق دیا۔ پر تم نے اس کی مخالفت کی اور اس پر بدظن کر کے کہا کہ تجھے خدا کی طرف سے کوئی الہام نہیں ہوتا۔ تو سب باتیں اپنے پاس سے بنا کر کہتا ہے۔ دیکھو ہم خدا سے خبر پاکر مخلوق کو اطلاع دیتے ہیں کہ ایک سخت زلزلہ آنے والا ہے تم نیکی اختیار کرو۔ بدیوں سے بچو۔ اپنی اصلاح کرو اور خدا سے ڈرو تاکہ تم مصیبت کے وقت میں بچائے جاؤ۔ اور تم پر رحم کیا جاوے۔ اس کے جواب میں یہ لوگ اخباروں میں اور خطوں میں ہم کو گندی گالیاں دیتے ہیں اور ہر طرح سے ستانے کی کوشش کرتے ہیں اور دکھ دیتے ہیں اور کہتے ہیں۔ کہ تو جھوٹا ہے اور افترا کرتا ہے مگر ہمارا فرض ہے۔ کہ خدا تعالے نے جو خبر ہم کو دی ہے وہ ہم ان لوگوں کو پہنچا دیں ایک شخص ایک گاؤں میں رہنے والا یقیناً جانتا ہے کہ صبح ہوتے یہ گاؤں ہلاک ہو جائے گا پھر اگر وہ گاؤں کے رہنے والوں کو اُس طوفان سے مطلع نہ کرے تو کیا کرے یہی حال حضرت نوح ؑ کے زمانہ میں ہوا تھا جب کہ حضرت نوح ؑ کشتی بناتے تھے تو لوگ ہنستے ٹھٹھا کرتے تھے اور کہتے تھے کہ دیکھو یہ کیسا دیوانہ ہے کہ خشکی پر شہر میں کشتی بناتا ہے مگر وہ نہ جانتے تھے کہ وہ خود ہی غلطی پر ہیں اور حضرت نوح کی کارروائی درست اور راست ہے۔ اسی طرح آج کل بھی گو اس ملک میں باراں ہے مگر قسم قسم کے طوفانوں سے اور زلازل سے دنیا پر عذاب آنے والے ہیں۔ جیسا کہ پہلے زمانوں کی تمام شرارتیں اور مفاسد آج کل جمع ہو گئے ہیں ایسا ہی پہلے زمانوں میں جو عذاب اور بلائیں متفرق وقتوں میں وارد ہوا کرتی تھیں وہ سب کی سب اب اس زمانہ میں جمع ہو گئی ہیں۔ جس قدر قانون بڑھتا جاتا ہے۔ ساتھ ہی فریب اور دھوکہ بھی بڑھتا جاتا ہے۔ سرکار اس واسطے قانون بناتی ہے کہ ملک میں امن پھیلے۔ شریر لوگ اسی قانون میں سے ایک ایسی بات نکالتے ہیں کہ ان کو اپنی شرارت کے پورا کرنے کا حربہ بھی مل جائے۔ اگر کوئی کسی کا قرضدار ہوتا ہے۔ تو اسی فکر میں رہتا ہے کہ قرضہ کی میعاد گذر چکی ہے اور نہیں سوچتا کہ خدا کے نزدیک کوئی میعاد نہیں۔

غیر مذہب والوں سے سلوک

مذکورہ بالا ہندو صاحب نے عرض کیا کہ مجھے تو لوگ ڈراتے تھے کہ مرزا صاحب تو کسی کے ساتھ بات نہیں کرتے اور ہندوؤں کے ساتھ بہت بدخلقی سے پیش آتے ہیں۔ میں نے یہ سب بات اس کے برخلاف پائی ہے اور آپ کو اعلیٰ درجہ کا خلیق اور مہمان نواز دیکھا ہے۔

حضرت نے فرمایا۔ لوگ جھوٹھی خبریں اُڑا دیتے ہیں۔ ہمیں خدا تعالے نے وسیع اخلاق سکھلائے ہیں بلکہ ہمیں افسوس ہے کہ ہم پوری طرح سے آپ کے ساتھ اخلاق حسنہ کا اظہار نہیں کر سکتے کیونکہ آپ کی قومی رسم کے مطابق ہمارا کھانا کھا لینا جائز نہیں ایسے ہندو مہمانوں کے کھانے کے انتظام ہم کسی ہندو کے ہاں کر لیا کرتے ہیں۔ لیکن اس کھانے کی ہم خود نگرانی نہیں کر سکتے۔ ہمارے اصول میں داخل نہیں کہ اختلافِ مذہبی کے سبب کسی کے ساتھ بدخلقی کریں اور بدخلقی مناسب بھی نہیں کیونکہ نہایت کار ہمارے نزدیک غیر مذہب والا ایک بیمار کی مانند ہے۔ جس کو صحت روحانی حاصل نہیں پس بیمار تو اور بھی قابل رحم ہے۔ جس کے ساتھ بہت خلق اور حلم اور نرمی کے ساتھ پیش آنا چاہیئے۔ اگر بیمار کے ساتھ بدخلقی کی جاوے تو اس کی بیماری اور بھی بڑھ جائے گی۔ اگر کسی میں کجی اور غلطی ہے۔ تو محبت کے ساتھ سمجھانا چاہیئے

ہمارے بڑے اصول دو ہیں۔ خدا کے ساتھ تعلق صاف رکھنا اور اس کے بندوں کے ساتھ ہمدردی اور اخلاق سے پیش آنا

حضرت مسیح موعودؑ کا ایک تازہ خط

بنام قاضی نذر حسین صاحب ایڈیٹر اخبار قلقل

(بجنور۔ روہیل کھنڈ)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ۔ ط

نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

مجبی ایڈیٹر صاحب۔ السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ

آپ کے پرچہ اخبار قلقل میں میرے دعوے کی نسبت جو مضمون شائع ہوا ہے میں افسوس کرتا ہوں کہ اس کے جواب میں مجھے مفصل تحریر کی فرصت نہیں کیونکہ میں چند ماہ سے بیمار ہوں اور ابھی بہت کمزور ہوں یہ سچ ہے کہ میرا دعوے مسیح موعود اور مہدی معہود ہونیکا ہے میں اپنی کتابوں میں ثابت کر چکا ہوں کہ یہ خیال صحیح نہیں ہے کہ حضرت عیسےٰ علیہ السلام اُنیس سو برس سے آسمان پر زندہ بیٹھے ہیں اور کسی زمانہ میں واپس آکر دنیا کی عدالت کریں گے بلکہ قرآن شریف تصریح سے فرماتا ہے کہ وہ فوت ہو چکے ہیں۔ جیسا کہ آیت فلما توفیتنی سے ظاہر ہے یہ تو خدا تعالےٰ کا قول ہے اور اس کی تائید میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا قول یا روئیت موجود ہے کیونکہ آنجناب نے حضرت عیسیؑ کو معراج کی رات میں ان انبیاء میں دیکھا ہے جو اُن سے پہلے وفات پا چکے تھے اور پھر قرآن شریف میں سورہ نور میں فرماتا ہے کہ کل خلیفے اس اُمت کے اسی اُمت میں پیدا ہوں گے۔ اس صورت میں ظاہر ہے کہ حضرت عیسےٰ دوبارہ دنیا میں نہیں آسکتے اور وہ زندہ نہیں ہیں بلکہ مر گئے ہیں اور ان کی آمد ثانی کا خیال سراسر باطل اور طمع خام ہے اور میری طرف سے یہ صرف دعوے نہیں بلکہ صدہا نشانوں سے جو خدا کی طرف سے ظہور میں آچکے ہیں میری سچائی ثابت ہے اگر میں خدا کی گواہی کے بغیر دعوے کرتا ہوں۔ تو جھوٹا ہوں اور اگر خدا کے کلام سے حضرت عیسےٰؑ کا زندہ ہونا ثابت ہے تو میں جھوٹا ہوں اور اگر میں ضرورت کے وقت نہیں آیا تو میں جھوٹا ہوں۔ لیکن یہ سب میری سچائی کی علامتیں ثابت ہو چکی ہیں اسلام ایک نہایت تنزل کی حالت میں ہے کیا باعتبار ظاہر اور کیا باعتبار باطن اور خدا نہیں چاہتا کہ اس کو اسی حالت میں چھوڑ دے۔ اس لئے اس نے ارادہ فرمایا ہے کہ دوبارہ اسلام میں زندگی کی روح پھونکے جو لوگ خدا تعالیٰ کی طرف سے آتے ہیں۔ اُن کی سچائی پر صدہا علامتیں ہوتی ہیں۔ ان کی تعلیم ایک کامل بصیرت پر مبنی ہوتی ہے وہ اپنی طاقت عملی کی وجہ سے لوگوں کے لئے ایک نمونہ ہوتے ہیں ان میں ایک خارق عادت کشش پائی جاتی ہے اس لئے ان کی قوت جاذبہ ہزارہا سعیدوں کو اپنی طرف کھینچتی ہے اور ان کے لئے خدا تعالیٰ آسمانی نشانوں کو ظاہر کرتا ہے تا ان کی سچائی پر گواہ ہوں اور سب سے بڑھ کر یہ کہ وہ اپنے مبعوث ہونے کی علت غائی کو پالیتے ہیں۔ اور نہیں مرتے جب تک ان کی بعثت کی غرض ظہور میں نہ آجائے۔ پس اگرچہ پہلی چار علامتیں میرے دعوے کے متعلق ثابت ہو چکی ہیں۔ لہٰذا میری تعلیم علی وجہ البصیرت ہے اور اسلام کا پاک اور خوبصورت چہرہ ظاہر کرتی ہے اور میری طاقت عملی میری استقامت سے ظاہر ہے کہ میں پچیس برس سے لعن طعن مخالفوں کا نشانہ ہو رہا ہوں۔ میرے پر خون کے مقدمات بنائے گئے اور گورنمنٹ کو اکسایا گیا اور کفر کا فتوی دیا گیا اور مجھے سخت ڈرایا گیا۔ پھر وہ کون سی چیز تھی جس نے میری استقامت کو بحال رکھا کیا وہ خدا کے ساتھ پاک تعلق نہ تھا۔

اور جو مجھ میں قوت کشش وغیرہ بھیجی ہے وہ اس سے ظاہر ہے۔ کہ جب میں نے خدا کی طرف دعوت شروع کی تو میں اکیلا تھا اور اب تین لاکھ سے زیادہ میرے ساتھ جماعت ہے۔ اور جو میرے لئے نشان ظاہر ہوئے وہ تین لاکھ سے بھی زیادہ ہیں اور کوئی مہینہ بغیر نشانوں کے نہیں گذرتا مگر باوجود ان تمام علامتوں کے طالب حق کے لئے میں یہ بات پیش کرتا ہوں کہ میرا کام جس کے لئے میں اس میدان میں کھڑا ہوں یہی ہے۔ کہ میں عیسےٰ پرستی کے ستون کو توڑ دوں۔ اور بجائے تثلیث کے توحید کو پھیلاؤں اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی جلالت اور عظمت اور شان دنیا پر ظاہر کروں۔ پس اگر مجھ سے کروڑ نشان بھی ظاہر ہوں اور یہ علت غائی ظہور میں نہ آوے تو میں جھوٹا ہوں پس دنیا مجھ سے کیوں دشمنی کرتی ہے وہ میرے انجام کو کیوں نہیں دیکھتی۔ اگر میں نے اسلام کی حمایت میں وہ کام کر دکھایا۔ جو مسیح موعود و مہدی معہود کو کرنا چاہیئے تھا۔ تو پھر میں سچا ہوں۔ اور اگر کچھ نہ ہوا۔ اور میں مر گیا تو پھر سب گواہ رہیں کہ میں جھوٹا ہوں۔ والسلام

فقط - غلام احمد

لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰہِ

یہ کلمہ اسلامی دنیا میں بہت بولا جاتا ہے اور اکثر استعمال ہوتا ہے لیکن بہت سے لوگ ایسے ہیں جو صرف رسمی طور پر اس کلمہ کو بولتے ہیں گویا ایک تعجب کے اظہار کے وقت یا کسی فعل ناپسند کے سننے پر ان کا یہ تکیہ کلام ہے لیکن وہ نہیں جانتے کہ اس کے معنے کیا ہیں اور اس کی حقیقت کس طرح سے ہے اس واسطے ضروری معلوم ہوتا ہے کہ ناظرین کی فہم اور آگاہی کے واسطے اس مبارک کلمہ کے معنے اور بیان اختصاراً درج اخبار کر دئے جاویں۔

اس کلمہ میں دو لفظ بالخصوص غور کے قابل ہیں ایک حول اور ایک قوۃ اس کلمہ کا قائل ہر دو کی نفی کرتا ہے کہ یہ ہر دو باتیں مجھ میں نہیں پائی جاتیں حول کے معنے ہیں۔ بدیوں سے پھرنا اور قوۃ کے معنے ہیں۔ نیکی کو اختیار کرنا۔

انسان جب حالت بد سے نکل کر خوبی کی طرف آتا ہے۔ تو اس کے واسطے طے کرنے کے لئے دو ضروری مرحلے ہوتے ہیں۔ ایک بدیوں کا ترک اور دوسرا نیکیوں کا حصول۔ اس کلمہ کے ذریعہ سے انسان اپنے عجز کا اقرار کرتا ہے کہ میری یہ حالت کمزوری اور ضعف کی ہے کہ نہ تو مجھ سے بدیاں چھوٹ سکتی ہیں اور نہ میں نیکیاں اختیار کر سکتا ہوں۔ ہاں ایک ہی راہ نجات کی میرے واسطے ہے یعنی اِلَّا بِاللّٰہِ۔ اللہ تعالیٰ کی مدد کے ساتھ اور اس کے فضل کے ذریعہ سے اور اس کی رحمت کی دستگیری سے یہ دونوں عزتیں مجھے حاصل ہو سکتی ہیں۔

اس کلمہ میں اللہ تعالیٰ کے حضور میں ایک دعا ہے کہ اے خدا بدیوں کا ترک اور نیکیوں کا حصول صرف تیرے فضل کے ذریعہ سے ہو سکتا ہے۔ اس کے سوائے اور کوئی ذریعہ نہیں اور ہم اپنے بازو کی قوت سے بہشت میں نہیں جا سکتے۔ ؎

این سعادت بزور بازو نیست + گر نہ بخشد خدائے بخشندہ

یہ دعا تکبر کو توڑنے والی اور انسان کو متکبر ہونے سے بچانیوالی ہے اس واسطے کہتے ہیں کہ اس کلمہ کے پڑھنے سے شیطان بھاگ جاتا ہے کیونکہ شیطان کا سب سے پہلا گناہ تکبر ہی تھا اور اب بھی لوگوں کے گمراہ کرنے کے واسطے اس کا سب سے بڑا دام بھی تکبر ہے اس واسطے جب انسان تکبر کو چھوڑتا ہے اور عجز اور انکسار کر لیتا ہے اور اقرار کر لیتا ہے کہ وہ خود تو کچھ نہیں اور نہ کچھ کر سکتا ہے۔ جب خدا انسان کو نفس [illegible] اور اس کو ہدایت ... اور شیطان اس سے نا امید ہو کر بھاگ جاتا ہے۔

درس قرآن شریف سورہ والناس پارہ ۳۰ رکوع ۳۸ ۔ اخبار بدر جلد ۲ نمبر ۲۹ مورخہ ۱۹ جولائی ۱۹۰۶ء

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ (۱) مَلِكِ النَّاسِ (۲) اِلٰهِ النَّاسِ (۳) مِنْ شَرِّ الْوَسْوَاسِ الْخَنَّاسِ (۴) الَّذِیْ یُوَسْوِسُ فِیْ صُدُوْرِ النَّاسِ (۵) مِنَ الْجِنَّةِ وَ النَّاسِ (۶)

کہہ پناہ پکڑتا ہوں میں ساتھ پروردگار لوگوں کے بادشاہ لوگوں کے معبود لوگوں کے برائی وسوسہ ڈالنے والے پیچھے ہٹ جانے والے کی سے جو وسوسہ ڈالتا ہے بیچ سینوں لوگوں کے جنوں میں سے اور آدمیوں میں سے

بامحاورہ تفسیری ترجمہ

اس طرح دعا کر۔ جن ہو یا آدمی ہو ۔ جو کوئی انسانوں کے سینوں میں وسوسے ڈالتا ہے اور انسان کی ترقی کو روک کے اُسے پیچھے ڈال دیتا ہے۔ اس کے وسوسے کی بدی سے میں اس خدا کے حضور مین پناہ گیر ہوتا ہون ۔ جو انسانوں کا پرورش کنندہ اور ان کا بادشاہ اور ان کا معبود ہے۔

اس سورۃ شریف میں اللہ تعالےٰ کی تین صفتوں کا بیان کیا گیا ہے ۔ ربّ ۔ ملک ۔ اللہ ۔ اور پھر ان ہر سہ صفات کے اُس پرتوہ کی طرف بالخصوص اشارہ کیا گیا ہے ۔ جو کہ انسان کے ساتھ تعلق رکھتا ہے ۔ کیا معنے ۔ وہ خدا جس نے انسان کو پیدا کیا ۔ اس کو تمام قویٰ ظاہری اور باطنی عطا فرمائے اور پھر ان قویٰ کی تربیت کے واسطے ہر قسم کے سامان مہیا کئے ۔ جنین تھا تو ماں کے پیٹ کے اندر ہی اُسے غذا پہنچائی ۔ پیدا ہوا ۔ تو ساتھ ہی ماں کی چھاتیوں میں اپنی غذا کا ذخیرہ موجود پایا ۔ اُسے چھوڑا تو ماں باپ اور اقربا کو اپنے سامان خوردنی پوشیدنی کے مہیا کرنے میں مصروف پایا بڑا ہوا اور محنت مزدوری کی تو خدا نے اس میں برکت ڈالی ۔ اس نقطہ میں اپنے اصلی مربی کے بے انتہا احسانات کو یاد کرنے کے بعد اس دعا میں انسان اپنے اس خدا کو یاد کرتا ہے ۔ جو اس کا حقیقی بادشاہ ہے ۔ اسی کے قبضۂ قدرت میں تمام زمین و آسمان کی کل ہے چاہے ۔ تو ایک آن میں زلزلہ سے یا بجلی سے یا اور جس طرح چاہے سب کو فنا کر دے ۔ یا فنا شدہ کو پھر پیدا کر دے تمام انسانوں کے دل بھی اسی کے قابو میں ہین ۔ وہ بادشاہ حقیقی ہے ہر ایک انسان کے خیالات اس کی نگاہ میں ہیں بغیر اس کے اذن کے نہ کوئی کسی کو نفع دیسکتا ہے اور نہ نقصان پہنچا سکتا ہے ۔ وہ ملک الناس ہے پس وہ جو ہمارا ربّ ہے اور وہ جو ہمارا مالک ہے اور سلطان ہے وہی اس لائق ہے کہ ہمارا اللہ ہو اور معبود ہو ۔ اُسی کی عبادت کی جاوے ۔ اسی سے اپنی خواہشیں مانگنی چاہئین اور اسی کی تعریف کرتے ہوئے سر اس کے آگے جھکایا جاوے ۔ پتھر کے بت تو ہمارے اپنی مخلوق ہیں اور ہم خود ان کی تربیت کرتے ہیں اور ان پر حکومت کرتے ہیں جس طرح چاہیں ان کو گھڑ کر بناتے ہیں اور جہاں چاہیں ان کو رکھتے ہیں برہمن کے قابو میں آیا تو اس نے زری کے کپڑے پہنا دئے اور سونے کے زیوروں سے مرصع کر دیا اور محمود کے ہاتھ لگا تو اس نے کاٹ کر جوتیاں رکھنے کے واسطے دہلیز کے باہر گاڑ دیا ۔ رومن پادری نے اسیر ہونے کا گلٹ کیا اور گرجے میں سجایا تو اس کے پراٹسٹنٹ بھائی نے اپنے باپ دادوں کی بے وقوفی پر مضحکہ اڑانے کے واسطے اُسے عجائب گھر مین رکھ دیا ۔ سو بتون کا تو ذکر ہی کیا جب کہ خود بُت پرست ہی بتون کو چھوڑتے جاتے ہیں ۔ باقی رہے عناصر اور حیوان اور انسان جن کی بعض بیوقوف لوگ پوجا کرتے سو سب کے سب خود محتاج تھے اور اپنی عمر گذار کر مر گئے ۔ نہ ان میں سے کسی نے ہماری ربوبیت کی اور نہ کوئی ہمارا مالک اور ملک تھا اور نہ کوئی ہمارا معبود ہو سکتا ہے ظاہری بادشاہوں کی حکومت ظاہر حالات پر ہے چور چوری میں پکڑا گیا ۔ تو اس کو سزا مل گئی ۔ لیکن چور جب چوری کی نیت کرتا ہے اور کسی کی عمدہ شے دیکھکر دل میں ارادہ کرتا ہے کہ موقعہ پڑے اُٹھا لے اس وقت اور اس کی نیت اور ارادے کو بجز خدا کے کون دیکھ رہا ہے ۔ پس حقیقی بادشاہ وہی ہے ۔

اس دعا میں انسان اللہ تعالےٰ کے حضور مین حاضر ہو کر اپنے خدا کے ساتھ اس تعلق کو یاد کرتا ہے کہ اے خدا تو ہی میرا پرورش کنندہ ہے اور تو ہی میرا بادشاہ ہے اور تو ہی میرا معبود ہے ۔ پس مین تیرے ہی حضور میں اپنی یہ درخواست پیش کرتا ہوں کہ نیکی کے حصول کے بعد جو انسان کے دل میں ایسے بُرے خیالات آتے ہیں کہ اس کو نیکی سے پیچھے ہٹانا چاہتے ہین ۔ ان خیالات کے شر سے مجھے بچا ۔

اس سے یہ بھی ظاہر ہوتا ہے کہ وسوسوں کا پیدا ہونا ضروری ہے پر جب تک انسان ان کے شر سے بچا رہے یعنی ان کو اپنے دل میں جگہ نہ دے اور اُن پر قائم نہ ہو ۔ تب تک کوئی حرج نہیں ۔ ایک دفعہ ایک شخص نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی خدمت مین عرض کی کہ میرے دل مین برے برے خیالات پیدا ہوتے ہیں کیا مین ان کے سبب سے گنہگار ہوں فرمایا ۔ فقط برے خیال کا اُٹھنا اور گذر جانا تم کو گنہگار نہیں کرتا ۔ یہ شیطان کا ایک وسوسہ ہے جیسا کہ بعض انسان جو شیطان کی طرح ہوتے ہیں لوگوں کے دلوں مین بُرے خیالات ڈالنے کی کوشش کرتے ہین پس فقط ان کی بات کے سننے سے اور ردّ کر دینے سے کوئی گنہگار نہیں ہو سکتا ۔ ہاں وہ گنہگار ہوتا ہے جو ان کی بات کو مان لیتا اور اس پر عمل کر لیتا ہے ۔

حضرت مولوی نورالدین صاحب حدیث کی بنا پر فرمایا کرتے ہیں اور اپنا تجربہ بیان کیا کرتے ہیں کہ خیال بد کے وقت اگر انسان بائیں طرف تھوک دے اور لاحول پڑھے تو وہ وسوسہ فوراً دور ہو جاتا ہے۔ عاجز راقم نے بھی اس کا بارہا تجربہ کیا ہے اور درست پایا ہے

ایک پیشگوئی سورۃ الناس قرآن شریف کی سب سے آخری سورۃ ہے اور اس کا مضمون آخری زمانہ میں ایک بڑے فتنہ سے خداتعالےٰ کی پناہ مانگنے کا حکم دیتا ہے۔ وہ فتنہ خناس کا ہے جو کہ لوگوں کے دلوں میں قسما قسم کے وساوس ڈال کر ان کو پیچھے ہٹانے کی کوشش کرے گا کیوں کہ یسوع کو خدا بنانے اور اس کی پوجا کرنے کا فتنہ زمانہ نبوی سے پہلے دنیا میں پھیلا ہوا تھا اور آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ظہور نے اس کی خرابیوں کو دنیا پر ظاہر کر کے اس کا زور مٹا دیا تھا۔ یہاں تک کہ خود نورِ اسلام کی چمک سے جھلک پاکر عیسائی قوم میں اس قسم کے ریفارمر پیدا ہو گئے تھے۔ جنہوں نے اپنی قوم میں سے یسوع اور مریم کے بت بنانے اور بتوں کی پوجا کرنے کی رسم کو مٹانے کی کوشش کی اور اس کوشش میں بہت کچھ کامیابی بھی حاصل کی دوسری طرف لاکھوں عیسائی اپنے مذہب کی خرابیوں سے آگاہ ہو کر اور اس سے بیزار ہو کر اسلام میں داخل ہو گئے تھے غرض اسلام وہ مذہب تھا۔ جس نے دیگر باطل ادیان کے ساتھ دینِ عیسوی کو بھی پست کر دیا تھا۔ لیکن آخری زمانہ میں وہی عیسائیت کا فتنہ ایک نئے رنگ میں مخلوق کے سامنے آکر موجود ہوا ہے اور چاہتا ہے کہ مسلمانوں کو قرآن شریف اور اسلام سے پیچھے ہٹا کر پھر اُسی پرانی گمراہی میں ڈال دے۔ یہ خناس تعلیم دیتا ہے کہ ہمارا ربّ یسوع مسیح ہے چنانچہ عیسائیوں کی کتابوں میں لکھا ہوا ہوتا ہے۔ ربنا المسیح۔ اور یسوع کا نام عیسائی کتب میں بادشاہ یعنی مَلِک بھی ہے اور اس کی عبادت بھی کی جاتی ہے گویا کہ وہ اِلٰہ یعنی معبود ہے ان عقائد کی بیخ کنی کے واسطے اللہ تعالےٰ نے فرمایا ہے کہ ربّ الناس اور ملک الناس اور الٰہ الناس وہی ایک خدا ہے۔ جس کی صفات حمیدہ کا ذکر قرآن شریف میں ذکر کیا گیا ہے اور جس کی وحدانیت کے بارے میں اس سورت سے اوپر ایک سورت چھوڑ کر اس طرح بیان کیا گیا ہے۔

قل ھو اللہ احد اللہ الصمد لم یلد ولم یولد ولم یکن لہ کفوا احدا"

کہ وہ اللہ ایک ہے۔ وہ بے احتیاج ہے نہ اس کا کوئی بیٹا ہے۔ نہ وہ کسی کا بیٹا ہے اور نہ اس کا کوئی کنبہ قبیلہ ہے۔ اس سورہ سے یہ بھی ظاہر ہوتا ہے کہ آخری زمانہ جنگ کا زمانہ نہ ہو گا اور اسلام سے لوگوں کو روگردانی کرانے کے واسطے کوئی لڑائی اور ظاہری جنگ کی کارروائی نہ ہو گی۔ جیسا کہ پہلے کیا جاتا تھا بلکہ دلوں میں شکوک اور شبہات ڈالنے کی کوشش کی جائے گی۔ مخالفوں کا اثر ظاہری جسم پر نہ ہو گا بلکہ صدور الناس پر بذریعہ وساوس ہو گا اور وہ وسوسہ ڈالنے والے خناس دو قسم کے ہوں گے ایک تو پادری لوگ جن کے وساوس موٹے رنگ کے ہر طرح کے کذب اور بہتان کے ساتھ ہیں یہ خناس تو ناس میں سے ہے۔ لیکن ایک بڑا خناس جو شر میں اس سے زیادہ سخت ہے۔ لیکن اپنی شرارت میں کسی قدر مخفی ہے۔ اس واسطے اس کو جن کہا گیا ہے وہ اس زمانہ کے جھوٹے فلسفی اور جزوی سائنس دان ہیں جو حقیقی فلسفہ اور سائنس سے بے خبر ہیں اور تعلیم یافتہ گروہ کو خفیہ رنگ میں دہریت کی طرف کھینچ کر لے جا رہے ہیں۔ حالاں کہ بظاہر مذاہب سے اپنے آپ کو بے تعلق ظاہر کرتے ہیں مگر باطن میں مذہب کے سچے اصول کو اکھاڑنے کے درپے ہیں۔

اس سورہ شریف سے یہ بھی ظاہر ہوتا ہے کہ آخری زمانہ کا فتنہ محض دعا کے ذریعہ سے دور ہو گا چنانچہ اس کی تائید میں حدیث شریف میں آیا ہے کہ کفار مسیح موعود کے دم سے مریں گے اور حضرت مرزا صاحب سے میں نے بارہا سنا ہے۔ آپ فرمایا کرتے ہیں کہ اس قدر فتنہ کا مٹانا ظاہری اسباب کے ذریعہ سے نہیں ہو سکتا۔ ہمارا بھروسہ صرف ان دعاؤں پر ہے جو کہ ہم اللہ تعالےٰ کے حضور میں کرتے ہیں خداتعالےٰ ہماری دعاؤں کو سنے گا اور وہ خود ہی ایسے سامان مہیا کرے گا کہ کفر ذلیل ہو جائے گا اور اسلام کے واسطے غلبہ اور عزت کے دن آ جائیں گے

لطیفہ۔ کسی نے کہا ہے کہ قرآن شریف کا ابتدا حرف ب سے ہوا ہے اور آخر حرف س کے ساتھ ہوا ہے۔ یہ اس امر کی طرف اشارہ ہے کہ قرآن شریف انسان کے واسطے بس ہے۔ جیسا کہ اللہ تعالےٰ نے فرمایا ہے۔ ما فرطنا فی الکتاب من شئ۔ ترجمہ۔ اس کتاب میں کسی شے کی کمی نہیں رہی۔ اس مضمون کو کسی نے فارسی میں اس طرح ادا کیا ہے۔ ؎

اول و آخرِ قرآں زچہ با آمد و سین
یعنی اندر دو جہاں رہبرِ ما قرآں بس

لطیفہ۔ نسفی کہتا ہے کہ اس سورۂ شریف میں سب سے پہلے جو لفظ ناس آیا ہے۔ اس سے مراد اطفال ہیں اور ناس ثانی سے مراد نوجوان لوگ ہیں اور ثالث سے مراد بوڑھے ہیں۔ اور چہارم سے مراد صالحین ہیں اور پنجم سے مراد مفسدین ہیں۔ کیا معنے۔ کہہ میں اس خدا کے حضور میں پناہ گزین ہوتا ہوں جو ربّ الناس ہے۔ چھوٹے ناتوان بچوں کے واسطے بھی تمام سامان پرورش کرتا ہے اور ملک الناس ہے یعنی نوجوان جوشیلے لوگ سب اُس کے تابعین ہیں۔ الٰہ الناس ہے۔ جب آدمی بڑا ہوتا ہے اور چالیس سال سے زیادہ عمر پاتا ہے۔ تب اس کے عقائد اور معرفت کمال کو پہنچتے ہیں اور عادتیں نیکی پر پختہ ہو جاتی ہیں اور اپنے خدا کی عبادت میں پکا ہو جاتا ہے۔ ایسے لوگوں کا معبود وہی خدا ہے۔ اس خدا کے حضور میں میں خناس کے وساوس کے شر سے پناہ چاہتا ہوں۔ جو یوسوس فی صدور الناس۔ نیک لوگوں کے دلوں میں وسوسے ڈال دیتا ہے من الجنۃ والناس وہ خناس کچھ جن ہیں اور کچھ مفسد انسان ہیں۔

یہ ایک عجیب دُعا ہے۔ جو خداتعالےٰ نے خود ہم کو سکھائی ہے۔ اس کے کسی قدر ہم معنے وہ دُعا ہے جو دوسری جگہ قرآن شریف میں آتی ہے اور وہ اس طرح سے ہے۔

ربّنا لا تزغ قلوبنا بعد اذ ھدیتنا

اے ہمارے ربّ بعد اس کے کہ تو نے ہمیں ہدایت کی توفیق عطا فرمائی ہمارے دلوں کو کج نہ کر یعنی ایک دفعہ جس نیکی کو ہم حاصل کریں وہ استقامت کے ساتھ ہمارے اندر قائم رہے

یہ سورۂ شریف قرآن شریف میں سب سے آخری دعا ہے۔ کہ اے اللہ تعالےٰ یہ قرآن جس کے پڑھنے کی تو نے ہم کو توفیق دی ہے اب ایسا کر کہ ہمارے دل اس پر ایمان کے واسطے ایسے پختہ رہیں کہ اس کلام کے متعلق کوئی وسوسہ اور بد خیال کبھی ہمارے دل میں نہ آنے پاوے اور ہم اس پر عمل کریں اور تیرے نیک بندوں میں شامل ہو جاویں قرآن شریف کے ذریعہ سے رحمٰن خدا نے کس قدر رحمت دنیا پر نازل فرمائی تمام احکام شرعیہ۔ گذشتہ بزرگوں کی نیک مثالیں طریق دعا۔ غرض ہر شے ضروری کی تعلیم دی گئی ہے

(سورہ الناس کی باقی تفسیر اگلے اخبار میں درج ہو گی)

کیا سکھ دھرم عالمگیر مذہب ہے؟

ہمعصر رہنمائے خالصہ نے ایک مضمون شائع کیا ہے - جس میں یہ ثابت کرنے کی کوشش کی گئی ہے - کہ سکھ مذہب عالمگیر مذہب ہے اور دوسرا کوئی مذہب اس قابل نہیں کہ تمام مخلوق اس کو قبول کر سکے یہ دعوے ہے اور اس کے دلائل یہ بیان کئے گئے کہ سری گرو نانک صاحب کو کل دنیا مانتی ہے - اور سکھ دہرم کے اصول یہ ہین کہ صرف پرماتما کی پرستش کرین - مرد اور عورت کے حقوق برابر ہیں - سب کے ساتھ ہمدردی کرین کل مخلوقات کو بھائی جانین کسی مذہب کو برا نہ کہیں - پرماتما کی دی ہوئی اصلی صورت کو قائم رکہیں وغیرہ - یہ وجوہات ہیں - جن کے سبب سے سکھ مذہب کے عالمگیر ہونے کا دعوے پبلک کے سامنے پیش کیا گیا ہے -

اس میں شک نہین کہ عیسائی انجیل کے اخلاق کیطرح کہ ایک گال پر طمانچہ کہا کر دوسری گال پیش کی جاوے اور کوئی ایک کوس بیگار لے جانا چاہے - تو خواہ مخواہ دو کوس ہی جاؤ - اس قسم کی اخلاقی تعلیم ان بچوں یا نا عاقبت اندیشوں کو ظاہر نظر مین پسندیدہ معلوم ہوتی ہے جو نہیں جانتے کہ تمدن کے اصول کیا ہیں - اور انسان کو جو قوتین خدا تعالے نے عطا فرمائی ہیں اور ان قوتوں کے جو فطری تقاضے ہیں - ان کو پورا کرنا انسان کا فرض ہے - پھر تعجب تو یہ ہے - کہ جو لوگ ان اصول کو پیش کرتے ہیں نہ وہ خود ان پر عمل کرنے والے ہیں اور نہ ان کے بزرگوں میں سے کبھی کسی نے ان پر عمل کر کے دکہایا اور نہ ممکن ہے کہ تمدنی دنیا مین ان پر عملدرآمد ہو سکے -

مثال کے طور پر خالصہ کے رہنما صاحب اپنے اسی اخبار کے اُسی صفحہ کو ملاحظہ کریں - جس پر یہ لکھا ہے کہ سکھ دہرم کے اصول میں سے ایک یہ ہے -

کسی مذہب کو بُرا نہ کہیں

اس اصول پر عمل کر کے اسی صفحہ پر ہندو دہرم کے متعلق آپ فرماتے ہین -

"اس کے اصول بہت بودے اور فضول ہیں"

"شاید بودا اور فضول کہنا ان کے نزدیک بُرا کہنے مین شامل نہیں ہے"

آپ لکہتے ہیں کہ سکھ مذہب کی خوبیوں مین سے ایک یہ ہے کہ بابا نانک صاحب کو کل دنیا مانتی ہے یہ تو کبھی نہین ہوا کہ کسی مصلح نیک مرد کو کل دنیا مان لے - اول تو ملنے نہ ماننے کا ثبوت یہی کافی ہے کہ دنیا بھر مین سکھ صرف ہندوستان میں ہیں - اور ہندوستان میں سے بھی صرف پنجاب میں اور پنجاب کے بھی صرف بعض ضلعوں میں اس صورت مین کوئی جانتا ہی کیا ہے کہ سکھ مذہب بھی دنیا مین کوئی حیثیت رکھتا ہے یا نہین - مگر خیر اس بات کو جانے دو - سکھ صاحبان اپنے ہی وطن اور علاقہ کے جو شیلے فرقے آریہ کے گرو سوامی دیانند کی کتاب کو ذرا کھول کر پڑہیں کہ اُس نے باوا صاحب کے حق میں کیا کیا کلمات بولے ہین اور لفظوں کو جانے دو - ایک مورکھ کا لفظ ہی لو - جو دیانند نے باوا صاحب کے حق مین بولا ہے - کیا ایسا شخص جو مورکھ ہو - عالمگیر مذہب کا بانی ہو سکتا ہے؟

پھر آپ سکھ مذہب کی خوبیوں مین سے ایک بڑی خوبی یہ بیان فرماتے ہین - کہ سکھ مذہب پرماتما کی دی ہوئی اصلی صورت کو قائم رکھتا ہے - اس سے خالصہ ایڈیٹر کی یہ مراد ہے کہ سکھ صاحبان اپنے بدن کے بال نہیں کٹواتے - ہمیں سکھ صاحبان کے ساتھ بہت بے تکلفی کی ملاقات کا کبھی موقع نہیں ملا - اور ہم مان لیتے ہین کہ وہ انسان کی اصلی صورت کو قائم رکھتے ہیں یعنی ان قدرتی بالوں کو جو انسان کے بدن پر پیدا ہوتے ہیں - کبھی نہیں کٹواتے - اور اس نال اور آنول کو جو بچے کے ساتھ پیدا ہوتی ہے - مدت العمر اپنے پیٹ پر باندہے رکھتے ہیں اور ہاتھوں اور پاؤں کے ناخنوں کو جو قدرتاً بڑہتے رہتے ہین کبھی نہین کٹواتے - یہ سب کچھ ہم مان لیتے ہین مگر ہم کو یہ بات سمجھ مین نہین آئی - کہ اس مین کون سی خوبی مذہبی رنگ کی ہے - کیونکہ تمام چرند پرند اور جنگل کے بعض جانور بعض باتوں مین ایسا ہی کرتے ہیں لیکن یہ بات ان کیواسطے کسی خوبی کی نہیں سمجھی جاتی - بلکہ جو حیوانات انسانوں کے قبضے مین رہتے ہیں ان کا آرام اور صحت اسی مین دیکھا جاتا ہے کہ خاص موسموں مین بعض کے بال کٹوائے جاتے ہیں یا ناخن درست کرائے جاتے ہیں - اور اگر ایسا نہ کیا جاوے - تو جانور کی صحت پر برا اثر پڑتا ہے - خیر اس معاملہ مین چونکہ خالصہ صاحبان زیادہ تجربہ کار ہین - اس واسطے ہم امید کرتے ہیں - کہ وہ اس پہلو پر کافی روشنی ڈالنے کی سعی فرماوین گے -

لیکن خالصہ صاحبان کو یاد رکھنا چاہیئے کہ مذہب کے معنے صرف یہ نہیں کہ چند ایک اخلاقی باتیں بیان کردی جاوین - اگر صرف اتنے کا نام مذہب ہے - تو پھر سعدی کا کریما اور چھوٹے چھوٹے پند نامے اور نصائح کی کتابیں سب کی سب بجائے خود ایک مذہب کی بانی ہونے کا دعوے کر سکتی ہین - عالمگیر مذہب وہ ہے - جو انسان کے واسطے اس کے تمام روحانی قوی کی پرورش کے ذرائع بتلائے - اور تمام دنیا مین ہر ملک کے رہنے والے اور ہر آب و ہوا میں پرورش پانے والے اُس پر عمل کر سکین اور تمدن انسانی کے ہر ایک اسٹیج پر یعنی محکوم ہونے کی صورت مین اور حاکم ہونے کی حالت مین ہر مقام پر انسان کی راہبری کرے -

اس جگہ مجھے ایک واقعہ یاد آیا ہے - جو حضرت مولوی نور الدین کے ساتھ پیش آیا اور وہ اس طرح سے ہے - کہ ایک سکھ سردار نے جو آپ کے پاس اپنے بعض اغراض کی وجہ سے بہت آیا جایا کرتا تھا ایک مجلس مین جہاں مذاہب کی خوبیوں کا تذکرہ تھا - آپ کی خدمت مین یوں عرض کیا کہ گرنتھ صاحب ایک ایسی کتاب ہے - جس پر کوئی اعتراض نہین ہو سکتا کیونکہ اس مین صرف توحید الٰہی اور اخلاقی باتون کا تذکرہ ہے اور [illegible] امر قابل اعتراض نہین - پس ماننے کے قابل بھی صرف ایک مذہب ہے - اور آپ کو چاہیئے کہ آپ اس مذہب مین داخل ہو جاوین - مولوی صاحب نے فرمایا - بے شک ہم تو ہر ایک راستی کو قبول کرنے کے واسطے ہر وقت طیار ہیں - آپ اپنی ماں یا بہن کے ساتھ شادی کرین - اس شادی کے جلسہ مین ہم بھی شامل ہو کر اُسی جگہ پوہل لے لین گے (یعنی سکھ بن جائینگے) وہ حیران ہوا کہ یہ کیا جواب ہے اور سمجھ نہ سکا - تب مولوی صاحب نے اس کو سمجھایا کہ سچا اور عالمگیر مذہب وہ ہے - جو صرف اخلاق کو نہ بیان کرے - بلکہ تمام قواعد شریعت متعلق عقاید اخلاق اور تمدن بیان کرے - جب گرنتھ آپ کے نزدیک کامل کتاب ہے اور اس مین یہ نہین لکھا کہ ماں بہن کے ساتھ نکاح ناجائز ہے - تو اس کے رُو سے تو جائز ہوا تب سردار صاحب نے فرمایا یہ بات اور مذہب والوں سے لے لین گے - مولوی صاحب نے فرمایا پھر ایسے مذہب کو قبول کرنا نامناسب ہے - جو دوسرے مذہب کا محتاج ہے -

ایسا ہی عیسائیوں کا مذہب ہے جسمیں لکھا ہے کہ کوئی تجھ سے کُرتا مانگے تو جُبہ بھی دیدے - یہ مذہب ان لوگوں کے واسطے درست تھا جو نہایت کمزوری کی حالت مین تھے اور دشمنوں کے آگے تاب مقابلہ نہ رکھتے تھے اور ڈرتے ڈرتے اپنے دن گزارتے تھے -

لیکن آج اگر عیسائی سلطنتیں اس پر عمل کر کے اپنا سچا عیسائی ہونا ثابت کرنا چاہیں تو ایک آن میں تمام سلطنتیں ان کے ہاتھ سے نکل جاویں۔ معمولی بات ہے۔ جاپان روس سے کوریا مانگتا تھا۔ اگر روس سچا عیسائی ہوتا تو کوریا بھی دیتا اور اس کے ساتھ سائبیریا کا ملک بھی روس کی نذر کرتا مگر ایسا کون کر سکتا ہے۔ پس دو باتوں میں سے ایک بات درست ہے۔ یا تو عیسوی مذہب ایسا ہے۔ کہ کوئی اس پر عمل کر ہی نہیں سکتا اور یا دنیا میں آج کوئی سچا عیسائی نہیں ہے۔ ہر دو صورتوں میں یہ مذہب عالمگیر مذہب یا خدا کی طرف سے بھیجا ہوا مذہب قرار نہیں دیا جا سکتا۔ یہی حال سکھ مذہب کا ہے۔ بلکہ عیسائیوں کے پاس تو پھر توریت کی شریعت کا مجموعہ موجود ہے۔ گو وہ عمل کرنے کے واسطے نہیں لیکن سکھوں کے پاس تو کوئی کتاب بھی شرعی قوانین کی موجود نہیں۔

ہاں ایک صورت میں سکھ مذہب عالمگیر مذہب کہلا سکتا ہے۔ اور وہ یوں ہے کہ سکھوں کے گرو باوا نانک صاحب تھے۔ اور جیسا کہ ثابت ہو چکا ہے باوا صاحب موصوف دل سے سچے مسلمان تھے۔ اور رات دن اپنے گلے میں ایک چولا رکھا کرتے تھے۔ جس پر من جملہ دیگر آیات قرآنی کے ایک یہ آیت لکھی ہوئی تھی۔ کہ

اِنَّ الدِّین عند اللّٰہ الاسلام

ترجمہ۔ سچا دین خدا کے نزدیک اسلام ہی ہے

اسلام ہی باوا صاحب کا مذہب تھا۔ پس اگر ہمارے خالصہ ایڈیٹر صاحب اپنے مضمون کی سرخی یوں جمائیں کہ

باوا نانک صاحب نے مذہب عالمگیر اختیار کیا تھا

تو یہ بات ہر حالت میں صحیح ثابت ہوگی اور ہم ہر طرح سے طیار ہیں کہ خالصہ صاحب کی اس معاملہ میں تائید کریں۔ اگرچہ گرنتھ میں ہی باوا صاحب موصوف نے بالصراحت یہ ظاہر کیا ہے۔ کہ وہ ایک کلمہ گو اور نماز کے پابند مسلمان تھے تاہم چولا صاحب ان کے اسلام کی ایک زندہ گواہی آج تک موجود ہے۔ اور خالصہ صاحبان کے واسطے ضروری ہے کہ اس لکھے ہوئے مضامین پر پورا غور کر کے اپنے دین کو ہندو ازم اور آریہ ازم سے بکلی خالص کر کے مخلصان محمدیہ میں داخل ہوویں۔

یہی پاک چولا ہے سکھوں کا تاج
یہی کابلی مل کے گھر میں ہے آج
یہی ہے کہ نوروں سے معمور ہے
جو دُور اس سے اس سے خدا دور ہے
یہی جنم ساکھی میں مذکور ہے
جو انگد سے اس وقت مشہور ہے
ذرا سوچو سکھو یہ کیا چیز ہے
یہی چھوڑ کر وہ ولی مر گیا
نصیحت تھی مقصد ادا کر گیا
اُسے مردہ کہنا خطا ہے خطا
کہ زندوں میں وہ زندہ دل جا ملا
یہ تحریر چولہ کی ہے اک زبان
سنو وہ زبان سے کرے کیا بیان
کہ دین خدا دینِ اسلام ہے
جو ہو منکر اس کا بد انجام ہے
تجھے چولے سے کچھ تو آوے حیا
ذرہ دیکھ ظالم کہ کرتا ہے کیا
گرو جس کے اس رہ پہ ہو دیں فدا
وہ چیلہ نہیں جو نہ دے سر جھکا
وہ سوچیں کہ کیا لکھ گیا پیشوا
وصیت میں کیا کہہ گیا برملا
کہ اسلام ہم اپنا دین رکھتے ہیں
محمدؐ کی رہ پر یقین رکھتے ہیں
اٹھو سونے والو کہ وقت آ گیا
تمہارا گرو تم کو سمجھا گیا

تصویر۔ پرچہ اہل حدیث کو حضرت اقدس کے اس فوٹو پر جو ولائیت بھیجنے کے واسطے لیا گیا تھا۔ اعتراض کرتے ہوئے اور اُسے خلاف شرع قرار دیتے ہوئے بہت جلد اپنی جیب کے پیسوں کی طرف دھیان آ گیا تو فرماتے ہیں "الضرورت تقدر بقدرہا۔ ضرورت اپنے اندازہ ہی پر رہا کرتی ہے۔ مثلاً ایک شخص لق و دق جنگل میں ہے۔ جہاں پر کوئی چیز کھانے کی اس کو میسر نہیں ہو سکتی ہے۔ تو بحکم قرآن اس کو سور مردار کا کھانا جائز ہے۔ مگر آبادی میں آ کر جائز نہیں۔ اسی طرح روپیہ پیسہ پر جو تصویر ہے سلطنت کے حکم کی مجبوری سے ہے" روپے پیسے کے واسطے سور اور مردار کی مثال آپ کو خوب سوجھی۔ اور سلطنت کے حکم کی مجبوری کی بھی خوب کہی۔ بھلا آپ کو اپنے دنیوی اغراض کے واسطے روپے پیسے کا سؤر رات دن بغل میں رکھنا جائز ہے تو ایک شخص کو دینی ضرورت کے واسطے یورپ امریکہ کو اپنی تصویر بھیجنا جائز نہیں ہے جہاں اس قسم کے بافراست انسان موجود ہیں۔ ایک کا خط میرے پاس موجود ہے۔ جس نے صرف تصویر دیکھ کر یہ پہچان لیا تھا کہ یہ شخص مسیح موعود ہے۔ اصل میں بات یہ ہے۔ کہ ہمارے گوشہ نشین اس علم سے بے بالکل بے بہرہ ہیں کہ بذریعہ تصاویر دنیا میں کیسے کیسے مفید کام ہو رہے ہیں۔ ہاں وہ تصویر اور مصوری۔ گناہ ہے۔ جو بت پرستی کے واسطے اور دیگر بدنیتیوں سے کی جائے۔ ورنہ الاعمال بالنیات کو دیکھنا چاہیئے۔

علمائے زمانہ۔ امرتسر کے محمد شریف صاحب ڈپٹی کلکٹر نے بذریعہ ایک اشتہار کے جس کا نام اعلان حق رکھا ہے۔ اور جو کہ پرچہ اہل حدیث میں بھی چھپا ہے مولوی لوگوں کو دین کی آڑ میں نفسانیت کے ساتھ ایک دوسرے سے لڑنے جھگڑنے والا بتلا کر اور بعض خاص واقعات کا ذکر کر کے اپنی کسی خاص مسجد میں ایسے مولویوں کو وعظ کرنے سے روکا ہے۔ اور عام مسلمین کو بھی ان مولویوں سے بچنے کی ہدایت کرتے ہوئے کہا ہے کہ "اب وہ وقت نہیں رہا کہ۔۔ دین و اسلام کی باگ علمائے بے باک کے ہاتھ میں دی جاوے۔ بلکہ اپنی حفاظت ہم پر خود واجب ہے۔ کیوں کہ تجربہ سے ثابت ہو رہا ہے کہ زمانہ کی آزادی نے اکثر علماء آزاد منش کے خیالات کو اسلام کی تخریب میں مصروف کیا ہوا ہے۔"

قلعہ کانگڑہ جو ۴- اپریل ۱۹۰۵ء کے زلزلہ کے صدمہ سے گر کر بالکل منہدم ہو گیا تھا اب اس کی مرمت نہیں کی جائے گی اور قلعہ کے کھنڈرات اس عظیم الشان نشان مسیح موعود کی گواہی دینے کے واسطے ہمیشہ موجود رہیں گے۔ تاکہ آنے والی نسلوں کے واسطے موجب عبرت ہوں۔

قاری شاہ سلیمان پھلواری نے ندوۃ العلماء سے علیحدگی کا اعلان بذریعہ اخبار کر دیا ہے۔ یہ نہیں ظاہر فرمایا کہ علماء سے کنارہ کشی سے اُن کی مراد کیا ہے۔ آیا وہ خود اب عالم نہیں رہے یا باقی سب کو وہ اب عالم نہیں سمجھتے؟ غالباً وہ پہلی بات بیان کریں گے۔ گو حق یہ ہے۔ کہ ہر دو یکساں ہیں۔

نو مسلم۔ مومباسا میں ایک متمول انگریز خاندان کا ایک نوجوان بطیب خاطر مسلمان ہو گیا ہے۔ اللہ تعالیٰ استقامت عطا فرمائے۔

سلطان روم۔ کی لڑکی بیمار ہو گئی تھی۔ اب آرام ہے۔

عبد الحکیم مُرتد کا شور و شر

ڈاکٹر عبد الحکیم کو مرتد کہنے سے مرتد یہ سمجھنا نہیں ہے کہ وہ حضرت مسیح موعود کا پہلے مُرید تھا۔ اور اب نہیں رہا۔ بلکہ وہ اس واسطے بھی مرتد ہے۔ کہ پہلے وہ حضرت محمد رسول اللہ علیہ وسلم پر ایمان لانا انسان کی نجات کے واسطے ضروری جانتا تھا۔ اور اب اس کا یہ عقیدہ ہے کہ حصولِ نجات کے واسطے اور بہشت میں داخل ہونے کے لئے آں حضرت صلے اللہ علیہ وسلم پر اور قرآن شریف پر ایمان لانا نہ پہلے کبھی ضروری تھا اور نہ اب ضروری ہے۔ اُس کے نزدیک یہودی۔ عیسائی۔ آریہ۔ سناتن برہمو۔ جینی۔ بدھ۔ سب اپنی اپنی جگہ نجات کو حاصل کر سکتے ہیں۔

اُس کے اس عقیدہ کو اخبار اہل حدیث نے تو غلط قرار دیا ہے۔ گو بہ سبب اُس بغض کے جو پرچہ اہل حدیث کے ایڈیٹر کو سلسلہ احمدیہ کے ساتھ ہے ڈاکٹر عبد الحکیم کے مضمون کو اپنی اخبار میں شائع کر دیا ہے مگر لاہور کے بعض مسلمانوں نے اس کی امداد ہر طرح سے کی ہے اور اس کی تعریف میں لمبی لمبی تقریریں کی ہیں۔ جن میں سے ایک مشہور مسلمانوں کے اخبار نویس ایڈیٹر صاحب پیسہ اخبار ہیں۔ ممکن ہے کہ منشی محبوب عالم صاحب کا بھی یہی مذہب ہمیشہ سے ہو۔ یا اب ڈاکٹر صاحب کی محبت کے اثر سے ہو گیا ہو۔ ہمیں اس سے کوئی غرض نہیں۔ کیونکہ ہم تو پہلے سے جانتے ہیں۔ کہ سلسلہ حقہ احمدیہ کی مخالفت کی شامت ان لوگوں کو کچھ کھچا کر بالآخر اُس جگہ تک پہنچا دے گی۔ جہاں پہنچنا ان کے واسطے یہودیوں کا کامل مثیل ہونے کے لئے ضروری ہے۔ لیکن اس جگہ ہمارا سوال یہ ہے کہ جس صورت میں تمام مذاہب اپنی اپنی جگہ نجات پا سکتے ہیں۔ اور ایک یہودی آں حضرت کو نہ مان کر بھی بہشت میں چلا جائے گا۔ تو کیا وجہ ہے کہ ایک احمدی ڈاکٹر عبد الحکیم صاحب کو نہ ماننے کے سبب وہ کچھ قرار دیا جاتا ہے۔ جو ڈاکٹر صاحب اپنے لیکچروں اور تقریروں میں بیان فرماتے ہیں۔ بھلا ڈاکٹر صاحب ہی بتلائیں یا ان کے نئے دوست منشی محبوب عالم صاحب اس امر پر روشنی ڈالیں کہ جب آنحضرت تک کا ماننا کوئی ضروری امر نہیں تو ڈاکٹر عبد الحکیم کے ان الہامات کا ماننا کیوں ضروری ہے۔ جن کی وجہ سے ہم لوگ کافر قرار دئے جاتے ہیں۔

باقی رہا۔ ڈاکٹر صاحب کو سلسلہ حقہ کی مخالفت میں شہر بشہر سرگردان پھرنا اور جا بجا مخالفانہ تقریریں کرنا اور رسالجات شائع کرنا۔ سو ڈاکٹر صاحب یاد رکھیں اور دنیا گواہ رہے کہ ڈاکٹر صاحب کا یہ تمام جدوجہد بیکار جائیگا۔ اور الٰہی سلسلہ کو وہ ایک ذرہ برابر بھی نقصان نہ پہنچا سکیں گے اور بالآخر وہ اپنے پہلے گذرے ہوئے ساتھیوں کی طرح سخت ناکامی کا مُنہ دیکھیں گے۔ اے ڈاکٹر عبد الحکیم جس عمارت کو خدا تعالیٰ بنانا چاہتا ہے اور بنا رہا ہے۔ اس کے گرانے کے واسطے تو سارا زور لا اور اپنے تمام ساتھیوں کو جمع کر اور ہر طرف سے اپنے واسطے مددگار بنا۔ پر یاد رکھ کہ تو اس زبردست ہاتھ کے مقابلہ میں ایک مردہ کیڑے سے بڑھ کر قوت نہیں رکھتا۔

ہمارے نزدیک تمہارے جیسوں کا وجود کسی نقصان یا غم کا موجب نہیں بلکہ ہم جانتے ہیں اور یقین رکھتے ہیں۔ کہ تم لوگ بھی خدا کی طرف سے سلسلہ حقہ کے واسطے ایک خدمت پر لگائے گئے ہو۔ کیونکہ تمہارا شور و غوغا بہتیروں کو جو ہنوز بے خبری میں تھے۔ خبردار کر رہا ہے۔ اور لوگوں کو اس امر اہم کی طرف توجہ دلا رہا ہے۔ پس اٹھو اور اپنا پورا زور خرچ کرو۔ اور ان لوگوں کو جو تھک کر سو گئے ہیں۔ مثلاً مولوی محمد حسین صاحب بابو الٰہی بخش صاحب۔ پیر گولڑوی صاحب وغیرہ ان کو بھی جگاؤ۔ اور ڈھارس بندھواؤ۔ کہ ہنوز ہل چل کا سامان باقی ہے۔ خاموش بیٹھ رہنا مناسب نہیں۔

دنیا خود دیکھ لیگی کہ انجام فتح کس کے ساتھ ہو۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

مجبی ام محمد صادق صاحب ایڈیٹر بدر۔ السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ۔ چند اشعار در مدح امام زمان علیہ السلام ارسال خدمت اند۔ برائے مہربانی در اخبار گوہر بار درج فرمودہ ممنون و مشکور فرمائید۔

نظم

اے مسیح و مہدی دورِ زمن
اے امام و مرشد و ہادی من
آمدی اے مہدی آخر زماں
در مقامِ پاک جائے قادیاں
آمدی اے رہبر ہر دو جہاں
آمدی اے رہنماءِ گمرہاں
آمدی اے آفتاب پُر ضیاء
آمدی تا دین را بخشی ضیاء
آمدی اے احمدِ آخر زماں
آمدی اے پیشوائے خادماں
آمدی اے غمگسار دین ما
آمدی بر وعدۂ رب السما
ور تو تابد نور حق لامکاں
بر تو بارد آسماں صدہا نشاں
مرحبا اے خادم دین نبی
مرحبا اے مقبل رب غنی
مرحبا اے دستگیر بے کساں
مرحبا اے ہادی راہ جناں
زندہ کردی دین احمد اے امام
حکم تکفیرت چرا کردند عام
عامیاں از حکمتِ حق غافل اند
گر گروہ عالماں نا فاضل اند
من چہ گویم وصفِ تو اے نیک نام
خود چو صفت کردہ آں خیر الانام
کن دعا برِ من مسکین فقیر
اے امام با صفا روشن ضمیر

عبد الغنی۔ از گلگت۔

خوفناک حادثہ ۲۹ مئی کو قصبہ با مرونیم گٹنا احاطہ مدراس میں ۲۰۰ مکانات حادثۂ آتش زدگی سے خاکستر ہو گئے۔

نو مسلم ڈاکٹر ادرکسر نیف جو ایک ذی علم آدمی مانا جاتا ہے مسلمان ہو گیا ہے۔ اور اس کی بیوی نے بھی اسلام قبول کر لیا ہے۔

کاسک۔ عیسائی کثرت سے مسلمان ہو رہے ہیں

جس کو خدا رکھے اُسے کون مار سکتا ہے۔ چلتی گاڑی میں ایک ظالم نے ایک مسافر کو ہاتھ پاؤں باندھ کر دریائے سندھ میں پھینک دیا۔ جہاں ایک کشتی والا مع کشتی موجود تھا۔ اُس نے جھٹ دریا سے نکال کر کشتی میں ڈال دیا۔ مجرم پانچ سال قید با مشقت کی سزا پا گیا۔

ایک پادری صاحب کا خط
بنام حضرت مسیح موعودؑ

حضرت مسیح موعودؑ کی تحریر اور تقریر دن بدن دجال کو پگھلا اور گلا رہی ہے۔ اور اللہ تعالےٰ کے فضل اور رحمت کے ابر کی خوشبو آنے لگی ہے ہر طرف عیسائیت کو تباہ کرنے کے سامان پیدا ہو رہے ہیں خود یورپ امریکہ عیسائیت کی مخالفت میں اٹھ کھڑا ہوا ہے۔ اودھر جاپان کے بادشاہ کے مسلمان ہونے کی خبریں نیک فال پیدا کر رہی ہیں۔ ذیل میں ہم ایک پادری صاحب کا خط شائع کرتے ہیں۔ جو حضرت کے نام آیا ہے۔ عنقریب پادری صاحب خود ہی اپنا نام پبلک میں ظاہر کرین گے۔ (ایڈیٹر)

عالی جناب حضرت اقدس مرزا غلام احمد صاحب

السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ۔ واضح ہو۔ کہ مین ایک عیسائی تھا۔ لیکن اب کچھ عرصہ سے میں آپکے حالات میں غور کر رہا تھا۔ اور چونکہ ایک احمدی میرے پاس اکثر آیا جایا کرتے تھے وہ اکثر آپ کا ذکر کیا کرتے تھے۔ اور گاہے گاہے کتابیں بھی دیا کرتے تھے۔ مجھے آپ کی نسبت شوق بہت بڑھ گیا۔ اگرچہ پہلے پہلے میں نے بہت سی باتوں میں مخالفت ہی کی۔ لیکن چونکہ احمدی دلائل کچھ ایسے زبردست ہیں کہ مجھے سر تسلیم خم کرنا پڑا۔ میں اس بات پر ہرگز مطمئن نہ تھا کہ کفارہ کافی ہے اور کہ نجات اس سے حاصل ہو سکتی ہے لیکن اب میں یہ کہنے کے قابل ہوں کہ ہاں اسلام ضرور نجات دلاتا ہے کیوں کہ وہ سکھاتا ہے کہ اپنے آپ کو اللہ کے راہ میں قربان کرو۔ پس اگر خدا ہے اور یقیناً وہ ہے۔ تو یہ صاف ظاہر ہے۔ کہ وہ اپنے پر فدا ہونے والے کو کبھی ضائع نہیں کرتا میں اس مسیح کی لعنتی موت کا قائل نہیں رہ سکتا۔ کیوں کہ مسیح کی یہ ہتک ہے۔ اور انجیل سے یہ ثابت نہیں ہو سکتا کہ وہ مترددصلیب پر یا صلیب کے صدمہ سے مر گئے ہوں اور خود مسیح کے صلیب پر چڑھائے جانے کے باعث خدا کی ناراضمندی اور غضب کا زلزلہ کی صورت میں ظاہر ہونا کافی ثبوت ہے کہ خدا نے ان کو اس لعنتی موت سے بچا لیا۔ کیونکہ اس کی ناراضگی کی حالت میں کوئی کام ہو سکتا اور اگر وہ کفارہ پر خوش ہوتا۔ تو ہرگز اپنی ناراضگی زلزلہ اور تندی کی صورت میں نہ دکھاتا۔ میرے عیسائی دوست تو مجھے ضرور برا بھلا کہینگے مگر مین ذرا بھی پرواہ نہیں کرتا۔ توریت و انجیل دونون اس بات پر متفق ہیں کہ مسیح کی آمد ثانی کا یہی وقت ہے۔ پھر اگر آپ مسیح نہیں تو چاہیئے کہ کوئی اور ہی مسیح ہو گا۔ چونکہ تمام نشانات آپ کے حق مین فیصلہ دیتے ہیں۔ میں مجبور ہوں کہ آپ کو ہی مسیح مان لوں۔ اور میں امید کرتا ہوں کہ آپ کی خدمت میں حاضر ہوں گا اور اب بذریعہ خط ملتجی ہوں۔ کہ آپ مجھے اپنی بیعت میں لے لیجئے اور میرے حق میں دعا کریں کہ میرا خاتمہ بالخیر ہو اور میرا انتقال اسلام پر ہو اور حشر و نشر آپ کے ساتھ ہو۔ اور میں اب صدق دل سے اقرار کرتا ہوں کہ خدا واحد لاشریک ہے۔ اُس کا کوئی بیٹا نہیں اور مسیح ایک رسول ہیں۔ اور آں حضرت (محمد صلی اللہ علیہ وسلم) تمام انبیاء کے سردار ہیں اور یہ کہ آپ وہی ہیں جن کی بابت توریت انجیل میں لکھا ہے۔ کہ جب مری پر مری اور قحط پر قحط پڑے گا۔ اور جا بجا سخت بھونچال آوین گے اور چاند اور سورج اور ستاروں میں نشانات ہوں گے۔ تب ایک شخص آئے گا جو مسیح ثانی ہوگا۔ جیسے کہ ایلیا کا آنا تھا اسی رنگ میں مسیح کا آنا ہوگا۔

اب جو نام تجویز فرماوین وہی رکھوں +

ڈاک ولایت

اناجیل کی زبان۔ ڈبلیو ہنری بر صاحب بہت تحقیقات کے بعد فرماتے ہیں کہ زمانہ ریوایول سے پہلے علوم یونانی کی تحصیل کا کوئی رواج نہ تھا اور یورپ میں کی تاریخ پہلے یونانی میں لکھی نہ گئی تھی۔ بلکہ پندرہوین صدی میں کسی شخص نے اس کو یونانی زبان میں ترجمہ کیا تھا۔ ایسا ہی اناجیل بھی پہلے یونانی زبان میں لکھی نہ گئی تھی۔ بلکہ بعد میں ان کا ترجمہ یونانی زبان میں کیا گیا تھا۔

یہ بات بر صاحب کی بہت درست معلوم ہوتی ہے کیوں کہ یونانی یسوع اور اس کے ساتھیوں کی مادری زبان نہ تھی۔ اور نہ یسوع کے زمانہ میں یہ رواج ہی تھا کہ لوگ یونانی زبان کی تحصیل کرین۔ اول تو یہود اپنی مقدس زبان کے متعلق بہت ہی متعصب تھے اور عبرانی کے سوائے کسی دوسری زبان کے سیکھنے کو جائز ہی نہ جانتے تھے۔ دوم۔ اگر کسی مجبوری کے سبب ان کو کوئی زبان سیکھنی بھی پڑتی۔ تو وہ حاکم وقت کی زبان ہو سکتی تھی۔ یعنی لاطینی نہ کہ یونانی۔

حقوق النساء

جے ہوسٹی فن س صاحب نے اخبار سرچ لائٹ مین اس بات کو ثابت کیا ہے۔ کہ دین عیسوی سے بڑھ کر کوئی مذہب عورتوں کے حقوق کو زائل کرنے والا اور ان کی حالت کو تباہ کرنے والا نہین ہے۔ وہ لکھتے ہین۔ مدت تک پادریوں کا یہ مذہب تھا کہ عورتون مین کوئی رُوح نہین ہوتا۔ بعض لوگ کہا کرتے ہین کہ یورپ مین تہذیب عیسوی مذہب کے قبول کرنے کا نتیجہ ہے یہ بات بالکل غلط ہے۔ بلکہ یورپ مین تہذیب اس امر کا نتیجہ ہے کہ دانا لوگوں نے بائبل کے غلط عقائد کو چھوڑ کر سائنس کی طرف توجہ کی اور علم طبعیات کے ذریعہ حقائق قدرت کو تلاش کیا۔ اور بائبل کی باتون پر ایمان لانا ترک کر دیا۔

یسوع جو عیسوی مذہب کا بانی تھا۔ اس نے خود ایسا ظلم کیا کہ مرد اور عورت کے تعلق کو ہی قطع کر دیا۔ گویا کہ یہ ایک گناہ تھا۔ اور ساری عمر مین نکاح نہ کر کے ایک بہت بری مثال اپنے مریدون کے واسطے قائم کی۔ جس کے مطابق عورتین عیسائی کلیسیا مین بہت ہی ذلیل ہو گئین۔ کیوں کہ کوئی مقدس آدمی نکاح کرنا اپنے واسطے جائز نہیں جانتا۔ پھر یسوع نے اپنی ماں کو حقارت آمیز الفاظ سے خطاب کر کے ماں کی بے عزتی کی ایک بری مثال دنیا مین قائم کر دی۔ آج کل یورپ میں عورتوں کو جس قدر آزادی حاصل ہے یہ سب ان لوگوں کی محنت اور سعی کا نتیجہ ہے جنھوں نے بائبل کے اقوال اور مسائل کی پرواہ نہ کر کے قوم میں کوشش کی۔

پادری جانسٹن صاحب جو نیویارک کے ایک گرجہ کے پیش امام ہین تحریر فرماتے ہیں کہ اگر ہر ایک شخص یسوع مسیح کی زندگی کی نقل اختیار کرے۔ تو دنیا سے تمام تجارت۔ سائنس زراعت اور تمام کاروبار یکدفعہ مفقود ہو جاوین۔

پروفیسر پھیوڈی کم صاحب نے اپنی کتاب کا دوسرا حصہ شائع کیا ہے اور اس حصہ مین یہ ثابت کیا ہے کہ بائبل مین بہت سی باتیں جعلی ڈال دی گئی ہیں جو پہلے اس مین نہ تھیں۔ اس میں لکھا ہے کہ یسوع کے بعد چھ سو سال تک بائبل مین دخل بے جا برابر ہوتا رہا ہے قیاس کرنے کی بات ہے۔ کہ جس کتاب میں چھ سو سال تک ناجائز مداخلت کی جا چکی ہو۔ اس کا کیا حال ہو گیا ہو گا۔ ان کا قول ہے کہ متی کی انجیل مین بعض آیات سنہ عیسوی مین ڈالی گئی تھین۔

اے۔ ایس۔ نیخٹ صاحب فرماتے ہیں کہ پادری لوگ دوسروں کو وعظ کرتے ہیں مگر خود کچھ نہیں کرتے کوئی ذہین اور فہیم آدمی انکی باتون پر یقین نہیں کر سکتا۔ گذشتہ ۲۵ سال کے اندر قریب چار ہزار۔۔۔ پادری مختلف جرائم مین گرفتار ہو کر اس ملک امریکہ مین سزایاب ہو چکے ہین۔ یا گرجہ سے خارج کئے جا چکے ہین۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم
نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

حربۂ آسمانی

نمبر ۱

گذشتہ اشاعت سے آگے

باقی حساب یوں سمجھ لیجئے۔ ۱۲ بجے مقدمہ عدالت پلاطوس میں پیش ہوا۔ جس پر دو گھنٹہ کم از کم صرف ہوئے۔ ۲ بجے سپاہیوں کے حوالہ مسیح کیا گیا۔ انہوں نے جو کچھ کرنا تھا اور کیا اس کا کچھ حال پہلے میں لکھ چکا ہوں۔ کم از کم ایک گھنٹہ ان کی کارروائی میں صرف ہوا۔ اب تین بج گئے۔ تو مسیح صلیب پر چڑھایا گیا اور بوقت عصر جو درمیان ہے۔ چار پانچ بجے کے دفن ہو گیا۔ یہ قریباً دو گھنٹے نہیں ہوئے۔ تو کیا ہوا۔ پس بموجب اس قول کے مرزا صاحبؑ نے قریباً دو گھنٹہ تک صلیب پر رہنا لکھا ہے۔ اگر آپ اس قول کی بھی تکذیب کریں گے۔ تو بعد دیکھنے دلائل تکذیب کے ہم حضور علیہ السلام کا قول دو گھنٹہ تک رہنا بھی چھوڑ دینگے مگر اس سے مرزا صاحب کے قول کی تکذیب نہیں ہوگی کیوں کہ وہ ایک مذہب عیسوی اور عیسائی مفسر کے تفسیر کے مطابق دو گھنٹہ فرماتے ہیں۔

تیسرا دعویٰ حضرت اقدس علیہ السلام کا "وہ تین گھنٹے صلیب پر رہنا" ہے اور یہ حد انتہائی ہے مدت صلیب مسیح کی جس سے زیادہ نہ مرزا صاحب نے فرمایا۔ اور نہ آپ ثابت کر سکتے ہیں۔ اس کا ثبوت بھی آپ لیجئے۔

انجیل یوحنا باب ۱۹/۱۴ میں لکھا ہے کہ "وہ پلاطوس .. .... مسند پر بیٹھا اور فسح کی تیاری کا دن تھا۔ اور چھٹے گھنٹے کے قریب تھا۔ جبکہ ۱۲ بجے مسیح کا مقدمہ ہی پیش ہوا تو ۹ بجے صلیب پر کیسے چڑھا گیا۔ دو گھنٹہ فیصلہ مقدمہ کے ایک گھنٹہ سپاہیوں کے مذاق و ٹھٹھے کا۔ ۱۲ بجے سے ۳ بجے تک تو یہ وقت نکل گیا۔ ۶ بجے سے پیشتر بوجہ سبت کے اس کو دفن کیا گیا تھا۔ اس کا ثبوت کہ چھ بجے سے پیشتر وہ دفن کیا گیا لوقا ۲۳/۵۴ میں لکھا ہے کہ یوسف نے جب مسیح کو قبر میں رکھا تو وہ تیاری کا دن تھا۔ اور "وہ سبت کا دن نزدیک تھا" پس ۳ بجے وہ صلیب پر چڑھایا گیا اور چھ بجے سے قبل وہ دفن ہو چکا۔ تو تین گھنٹے سے بھی کم وقت صلیب پر رہا یا نہیں۔ اس پر آپ مرزا صاحب علیہ السلام کے دونوں قول پیش کر کے دیکھ لیں۔ یعنی "وہ تین گھنٹہ تک صلیب پر رہنا" اور "وہ تین گھنٹے کے اندر صلیب سے اتار لیا" کیسے صادق اور راست آتے ہیں۔ تین گھنٹہ سے زیادہ مسیح کا لٹکنا ہرگز ہرگز ثابت نہیں کر سکتے ہو۔ دیکھئے ہم ایک اور ثبوت آپ کو دیتے ہیں کہ مسیح پانچ بجے ہی گاڑا گیا۔ کتاب تعلیم الایمان (جو ایک امریکن عیسائی ڈاکٹر جان مکڈول کے انگریزی تصنیف مطبوعہ ۱۸۳۸ء) کا ترجمہ اردو ہے اور مطبع امریکن مشن لودیانہ میں ۱۸۶۹ء کو چھاپی گئی اس کتاب میں عقائد یقینی عیسائیوں کی لکھی گئی ہیں۔ اس کے صفحہ ۹۹ پہلی فصل میں لکھا ہے "کلام الٰہی سے معلوم ہوتا ہے کہ مسیح یہودیوں کے سبت سے پہلے یعنے جمعہ کے دن مصلوب ہوا اور قریب تیسری پہر دن کے یعنی تخمیناً تین بجے کے وقت جان بحق ہو کے ڈنگی گیارہویں گھڑی یعنی شام کے پانچ بجے گاڑا گیا۔ انتہی بلفظہ

اور عماد الدین و کلارک بھی قریب عصر اس کا دفن ہونا لکھتے ہیں صد ۲۱۶ تفسیر انجیل متی۔ بارہ بجے مقدمہ کا پیش ہونا عدالت پلاطوس میں یوحنا کے بیان سے ثابت ہے بارہ سے ۵ بجے تک کل پانچ گھنٹے ہوتے ہیں۔ ان پانچ گھنٹوں میں ایک ملزم عدالت میں بھی پیش ہو چکتا ہے۔ حکم قتل بھی صادر ہو جاتا ہے۔ اسباب قتل بھی ناگفتہ بہ طور پر بہم پہنچائے جاتے ہیں۔ پھانسی پر لٹکایا جا کر اوتارا بھی جاتا ہے۔ دفن بھی کر دیا جاتا ہے سب کچھ پانچ گھنٹہ میں ہی ہوتا ہے۔ اگر تین گھنٹہ اس کو صلیب پر رکھو تو دو گھنٹہ بقایا کارروائی کے لئے بالکل ناکافی ہیں۔ اور اگر تین گھنٹے کم از کم کارروائی کے لئے فرض کر لو۔ تو دو گھنٹہ کے قریب وہ صلیب پر رہتا ہے۔ والعلم عند اللہ۔ مسٹر اکبر مسیح کا نو گھنٹہ اور ۶ گھنٹے والا راگ ان کی ہے۔ مسلمہ کتب سے بے سرا ثابت ہو گیا ہے فالحمد للہ علیٰ احسانہ۔

اکبر مسیح کا۔ نو گھنٹے تک مسیح کو صلیب پر لٹکائے رکھنا تو ہم نہایت محکم طور سے غلط ثابت کر چکے ہیں اور ضرورۃ باقی نہیں رہی تھی کہ اس کے دلائل کا نقض کیا جاوے مگر ... . تابخانہ پہونچا کر چھوڑنے کی غرض سے تردید دلائل اکبری بھی کئے دیتے ہیں۔

نصرانی۔ نو بجے صبح کے مسیح کو صلیب پر چڑھایا ہے اور اس کی دلیل آیت ۲۵ باب ۱۵ مرقس سے نقل کی ہے "وہ اور تیسرا گھنٹہ تھا۔ کہ انہوں نے اس کو صلیب دی" صد ۹۹

پھر تین بجے تک مسیح کا زندہ لٹکنا بیان کیا ہے "وہ نویں گھنٹے یسوع بڑی آواز سے چلا کر بولا۔ ایلی ایلی لما سبقتانی" مرقس ۱۵/۳۴

اس کے بعد کچھ دفعہ معلوم ہوا نہ معلوم کس قدر بورتب "وہ یسوع نے بڑی آواز سے چلا کر جان دی" مرقس ۱۵/۳۷ یہاں تک معلوم ہوا کہ چھ گھنٹے سے زائد عرصہ گذر گیا مگر صلیب پر سے ابھی نہیں اتارے گئے۔

احمدی۔ یوحنا نے ۱۹/۱۴ میں لکھا ہے کہ مقدمہ عدالت پلاطوس میں جب پیش ہوا ... تو یہ فسح کی تیاری کا دن اور چھٹے گھنٹے کے قریب تھا۔ جبکہ ۱۲ بجے مقدمہ بھی پیش ہوا تو نو بجے صلیب دیا جانا از روئے انجیل غلط ہو گیا۔ یوحنا چشم دید شہادت دیتا ہے۔ دلیل اوّل رد ہوئی۔

دلیل دوم سوم یعنی ۳ بجے کے بعد مسیح نے چلا کر جان دی بھی غلط ہے۔ لوقا ۲۳/۴۴ میں کہتا ہے "قریب بساعت ششم بود کہ ہمہ مرز و بوم را ظلمتی فرو گرفت و تا بساعت نہم باقی بود .. .. .. و عیسے باواز بلند فریاد نمودہ گفت۔ کہ اے پدر من روح خود را بدستہائے تو مے سپارم۔ و این را گفتہ وفات نمود" کتاب بچان تازہ بزبان فارسی مطبوعہ ۱۸۳۷ء اس سے ظاہر ہے کہ ۳ بجے جان دی نہ کہ بعد تین بجے کے۔ اور تعلیم الایمان بھی اسی کے موافق تعلیم دیتی ہے "وہ تین بجے کے وقت جان بحق ہوا" صد ۱۷۹

نصرانی۔ قریباً تین گھنٹے موت کے بعد بھی مسیح صلیب پر رہا" صد ۹۹۔ کیونکہ لکھا ہے "وہ شام کو یوسف نے پلاطوس سے لاش مانگی۔ مرقس ۱۵/۴۳ اور جب اجازت مل گئی تو لوٹ کر صلیب پر سے اس کو اوتارا۔ لوقا ۲۳/۵۳ اور شام کے ۶ بجے بعد لاش صلیب پر سے اتارے گئے"

احمدی۔ یہ بھی غلط ہے۔ یوسف نے لاش خود نہیں اوتاری۔ بلکہ حسب درخواست یہود آغاز سبت سے پہلے تینوں کو صلیب پر سے اتار کر ٹانگیں توڑ کر بھالا مار فارغ ہو چکے تھے۔ تب یوسف کو لاش دی گئی مدنہ بتاؤ کہ یہودیوں کی درخواست کی تعمیل یوسف کی التجار سے پہلے ہوئی تھی یا بعد میں۔ ظاہر ہے کہ پہلے ہوئی تھی اور بعد میں یوسف کو لاش دی گئی۔ چوروں کی ٹانگیں توڑنے اور مسیح کو بھالا مار چکنے اور صلیب پر سے اتارے جانے کے بعد یوسف لاش لے گیا دیکھو یوحنا ۱۹/۳۸ "اور بعد اس کے یوسف آرمتیا پلاطوس سے اجازت لے کر یسوع کی لاش لے گیا" اور یہودی ہرگز ایسا نہ کر سکتے تھے۔ کہ ۶ بجے کے بعد ان کو صلیب پر سے اُتروا تے کیوں کہ چھ بجے کے بعد ہی ایک منٹ گزرنے پر بھی سبت شروع ہو جاتا تھا۔ پس

یہ ہرگز درست نہیں کہ ۶ بجے کے بعد ان کو اوتارا - نیز دیکھو تفسیر انجیل متی صفحہ ۲۱۶ و تعلیم الایمان صفحہ ۱۷۹ کہ وہ عصر کے قریب یا پانچ بجے ہی دفن ہو چکا تھا۔"

خلاصہ جواب احمدی

اکبر مسیح نے دو باتیں اس بیان مدت صلیب میں لکھی تھیں اول یہ کہ مرزا صاحب نے "تین گھنٹہ" اور "دو گھنٹہ" اور "تھوڑا عرصہ" اور "چند منٹ" تک مسیح کا صلیب پر رہنا لکھا ہے - جو بوجہ اختلاف بیان کے کذب ہے دوم - یہ کہ مسیح گھنٹہ سے بھی زائد عرصہ صلیب پر رہا ہے دیکھو رسالہ ابطال مرزا صفحہ ۹۸ تا ۱۰۰

ہم نے اختلاف اقوال کی بابت یہ ثابت کر دیا کہ یہ تناقض نہیں ہے بلکہ آپ کی کتب سے بھی یہ اوقات متعین ہوتے ہیں - تفسیر انجیل متی صفحہ ۵۱۴ سے چند منٹ اور تعلیم الایمان صفحہ ۱۷۹ و تفسیر مذکور کے صفحہ ۲۱۶ سے تین گھنٹہ [illegible] ثابت ہے [illegible] اور ان تمام اوقات کو تھوڑا عرصہ کہنا اردو کا صحیح محاورہ ہے۔ اور نو گھنٹہ سے زائد کی بابت انجیل یوحنا اور تفسیر متی و تعلیم الایمان سے ثابت کر دیا کہ دو یا تین گھنٹہ سے زیادہ مسیح کا صلیب پر رہنا ثابت نہیں ہوتا۔" اب ہم مندرجہ ذیل خلاصہ جواب کا جواب الجواب اکبر مسیح سے پوچھتے ہیں

۱- جو اختلافات ہم نے اناجیل سے بطور نمونہ پانچ کے قریب نقل کئے ہیں ان کی مطابقت کیوں کر ہوتی ہے؟

۲- تین اختلاف تفسیر انجیل متی مصنفہ پادری کلارک و عماد الدین کے مطابق کر کے دکھلاؤ؟

۳- چھ گھنٹے اور نو گھنٹے کو آپ نے مختلف لکھا ہے یہ اختلاف ہے یا نہیں؟

۴- انجیل یوحنا باب ۱۹/۱۴ میں بارہ بجے کے قریب مقدمہ مسیح کا پلاطوس کی عدالت میں پیش ہونا لکھا ہے یا نہیں؟

۵- تفسیر انجیل متی باب صفحہ ۲۱۶ میں جو بوقت عصر مسیح کا دفن ہونا لکھا ہے یہ کس دلیل سے ہے غلط ہے یا صحیح؟

۶- تعلیم الایمان صفحہ ۱۷۹ میں کلام الٰہی کے حوالہ سے پانچ بجے مسیح دفن کیا جانا لکھا ہے - سچ ہے یا جھوٹ؟

۷- چوروں کی ٹانگیں اور مسیح کی پسلی صلیب پر سے اتار کر توڑی تھیں یا صلیب کے اوپر ہی؟

۸- اس کارروائی کے بعد یسوع کی لاش دی گئی یا اس سے پہلے؟

۹- یہودیوں کی درخواست لاشیں اتارنے کی تعمیل ۶ بجے سبت کے آغاز سے پہلے ہوئی یا بعد اور یوسف کو لاش کب ملی؟

۱۰- پلاطوس کی عدالت میں اور سپاہیوں کے ہاتھوں میں اور صلیب دینے کے مقام تک پہنچنے میں کس قدر عرصہ آپ تجویز کرتے ہیں۔؟

۱۱- ۶ بجے کے بعد سے سبت شروع ہوتا یا نہیں؟

الراقم

خاکسار - غلام علی عاجز قاسم علی احمدی خادم مسیح موعود علیہ السلام

سکرٹری انجمن احمدیہ دہلی

مورخہ ۲۶ - جون ۱۹۰۶ء

ریویو

خزینۃ المعارف - جلد اول - اس کتاب میں سورہ فاتحہ کی اُن دو تفسیروں کو ایک جگہ جمع کر کے چھاپا گیا ہے - جو کہ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام نے براہین احمدیہ اور کرامات الصادقین میں درج فرمائی تھیں کرامات الصادقین عربی زبان میں ہے - مگر اس کتاب میں اُردو خوانوں کی آسانی کے واسطے صرف اُردو ترجمہ کر کے لکھا گیا ہے۔ حضرت صاحب کی بیان فرمودہ تفاسیر کے جمع کرنے کا یہ ایک عمدہ سلسلہ ہے - جس کو حکیم فضل الدین صاحب نے شروع کیا ہے - اس کتاب میں سر دست سورۂ فاتحہ کی دو تفسیریں ہیں - اور آیندہ جلدوں میں اور تفسیریں ہوں گی یہ کتاب ۱۱۲ صفحہ پر چھپی ہے اور قیمت ۵ رکھی گئی ہے - قادیان میں عرب صاحب عبد المحی کے پاس سے مل سکتی ہے۔

الذکر - یعنی اسماء الٰہیہ اور نماز کا ترجمہ جس کو شیخ عبد الرحیم صاحب نومسلم شاگرد حضرت مولوی نور الدین صاحب نے تصنیف و تالیف کر کے بعد تصحیح مولانا صاحب موصوف چھاپ کر شائع کیا ہے - اس میں ہر صفحہ پر تین مضامین درج کئے گئے ہیں - اسمائے الٰہی اور ان کا ترجمہ اور نماز اور اس کا ترجمہ اور ارکان ایمان وغیرہ درج ہیں - کاغذ بہت اعلیٰ لگایا گیا ہے - اور چھپائی عمدہ ہے - قیمت صرف ۲ ہے - یہ کتاب دفتر بدر سے مل سکتی ہے

مبادی الصرف والنحو - از تصنیف حکیم الامۃ مولوی نور الدین صاحب جس میں صرف اور نحو عربی کے قواعد اردو زبان میں طلباء کے فہم کے واسطے لکھے گئے ہیں اس کتاب کا مفید ہونا اس سے ظاہر ہے کہ یہ کس عالم کی تصنیف ہے - قیمت ۱ - یہ کتاب عرب صاحب عبد المحی عرب قادیان سے مل سکتی ہے۔

گلدستہ احمدی - یعنی سی حرفی در مدح حضرت مسیح موعود مصنفہ مولوی غلام رسول صاحب ساکن راجیکے پنجابی نظم ہے - قیمت - عرب صاحب موصوف سے مل سکتی ہے - یہ نظم بہت عمدہ ہے - اس میں سے ایک بند بطور نمونہ ذیل میں درج کیا جاتا ہے۔

ق - قادیاں نوں چہ رسول آیا جس دی مچی ہے دھوم جہان اندر
خبراں جس دیاں وچ صحیفیاں دے نالے باب حدیث قرآن اندر
روح مرسلاں دے ویکھ کم جس دے خورم خوشی دینال آسمان اندر
مومن وچ جہان دے مست پھر دے جیویں بلبلاں مست بستان اندر

سیف حق - پنجابی نظم - از تصنیف میاں محمد چراغ صاحب - در مدح حضرت مسیح موعود و مہدی مسعود پنجابی زبان میں حضرت مسیح کے دعاوی کی تصدیق اور دلائل میں یہ عمدہ کتاب ہے - بالخصوص زمینداروں کو سنانی چاہیئے - کہ وہ اس زبان کو بخوبی سمجھ سکتے ہیں - قیمت ۲ عرب صاحب موصوف سے مل سکتی ہے

اظہار الحق - مصنفہ میاں اللہ بخش صاحب از سید والہ - پنجابی نظم - در تائید و مدح حضرت مسیح موعود قیمت ۔ عرب صاحب موصوف سے مل سکتی ہے

تعلیم الاسلام | مصنفہ شیخ عبد الرحمان صاحب پر مولوی شیر علی صاحب تحریر فرماتے ہیں

میں نے اس سے پہلے کبھی کسی کتاب پر ریویو نہیں کیا مگر شیخ عبد الرحمان صاحب نے مجھے کہا کہ تم اس کتاب کو پڑھ کر ضرور اس پر لکھو اُن کی خوشنودی کے لیے اس کتاب کو اکثر مقامات سے ریویو کے لئے پڑھا - اس کتاب میں آریہ کے اعتراضات کو بہت خوبی سے رد کیا گیا ہے اور جن جن آیات پر مخالف آریہ نے حملہ کرنا چاہا ہے - ان کی نہایت بسط سے تفسیر کی گئی ہے - عام فہم مثالوں سے مشکل مضامین کو صاف کیا گیا ہے - میں حضرت مولوی نور الدین صاحب کو مبارکباد دیتا ہوں کہ خدا تعالیٰ نے ان کے خیالات کو ایسی خوبی سے ادا کرنے والا اور دوسروں تک پہنچا کر اُن پر اتمام حجت کرنے والا پیدا کیا ہے - شیخ صاحب کی طرز تحریر پر زور ہے اور مخالف کو کچلنے اور روندنے کا خوب ڈھنگ جانتے ہیں - (ریویو لمبا ہے اختصاراً چند کلمات لکھے گئے - کیوں کہ زیادہ گنجائش نہیں)

بدر النساء

چوں کہ بدر کے ناظرین مین بعض معزز احمدی خواتین بھی شامل ہیں۔ اس واسطے مین مناسب سمجھتا ہوں کہ ان کی خاطر بدر کے ایک دو کالم ہر ہفتہ مین خاص کئے جاوین۔ جن مین بالخصوص اس قسم کے مضامین ہون جو عورتوں کے واسطے خاص طور پر مفید ہون۔ یا خود معزز بہنوں کے ہاتھ کے لکھے ہوئے ہون۔

یورپ امریکہ مین جہان پادری لوگوں نے اسلام کے برخلاف جھوٹی باتیں بنا کر اپنا منھہ کالا کیا ہے وہاں ایک یہ بات بھی ان ممالک کے درمیان شائع کی ہے کہ اسلام کے مذہب کے رو سے عورتون کا روحانیت میں کوئی حصہ نہین اور عورتین بہشت مین داخل نہ ہو سکین گی۔ بلکہ موت کے ساتھہ ہی ان کا رُوح فنا ہو جائے گا۔ اور ان کے واسطے آیندہ کوئی جزا ر سزا کا طریق باقی نہین ہے۔ یہ ایک ایسا صریح کذب ہے۔ جو دجال کی بھاری دجالیت پر دلالت کرتا ہے لیکن حال مین ان پادریون کا فریب دنیا پر کھلتا جاتا ہے۔ چنانچہ تھوڑا عرصہ ہوا ہے۔ کہ جرمن مین ایک محقق نے ایک مفصل لکچر اس مضمون پر دیا تھا۔ کہ اسلام کے رو سے عورتون کے واسطے روحانی ترقی کا میدان مردوں کی مانند کشادہ ہے۔ اور اسلام مین بہت سی عورتین اس قسم کی گذر چکی ہین۔ جو بہ سبب حصول معرفت آلہی اور قرب آلہی کے ولی اور خدا رسیدہ مانی جاتی ہین۔

قرآن شریف سے ثابت ہے۔ کہ عورتین اللہ تعالے کے خاص فضل یعنی وحی آلہی سے حصہ پاتی ہیں چنانچہ حضرت موسے علیہ السلام کی ماں کو وحی ہوئی تھی۔ کہ اس بچہ کو صندوق میں ڈال کر دریا مین پھینک دے اور اُس مقدس عورت کا اِس وحی پر عمل درآمد کرنا اور اپنے لخت جگر کو دریا میں ڈال دینا اس کے اعلے ایمان اور خدا کے وعدوں پر پورے یقین کی ایک خاص قابل رشک مثال ہے۔

الغرض۔ میں امید کرتا ہوں کہ یہ کالم ناظرین کیواسطے خاص دل چسپی کا موجب ہوگا اور احمدیہ خواتین اس معاملہ مین بدر کی امداد فرماوین گی۔ جو احمدی خواتین خود مضامین لکھہ سکتی ہین۔ ان کو چاہیئے کہ عورتون کے متعلق مضامین تحریر کر کے اخبار بدر مین چھاپنے کے واسطے ارسال فرماوین۔ اگر مضامین مین کوئی معمولی غلطی ہوئی۔ تو وہ درست بھی کر دی جائے گی۔ مگر مضمون مختصر ہو اور عموماً ایک کالم سے زائد نہ ہو۔

اسلامی خبریں

شاہ جاپان اور اسلام۔ بعض اخبارون مین یہ خبر بہت سرگرمی کے ساتھہ شائع کی جارہی ہے۔ کہ جاپان مین عنقریب ایک مذہبی کانفرنس ہونے والی ہے جس کا نتیجہ یہ ہوگا۔ کہ مکاڈو مسلمان ہو جائے گا۔ کیونکہ جاپان اپنے گذشتہ مذہب یعنی بدھ دھرم کی بت پرستی سے متنفر ہو چکا ہے اور بذریعہ ایک خاص کمیشن کے عیسائیت کے متعلق بھی فیصلہ کر چکا ہے کہ یہ مذہب اس قابل نہین کہ اس کو قبول کر لیا جاوے اور اسلام ہی ایک پاکیزہ مذہب ہے۔ جس کے قبول کرنے سے اس کو تسلی ہو سکتی ہے۔ بعض اخبار والوں نے تو یہاں تک لکھہ دیا ہے۔ کہ شاہ جاپان نے اسلام کو قبول کر لیا ہے۔ خدا کرے یہ خبر سچ ہو۔

ہمارے آریہ اخبار ابھی سے اس خبر کو سنکر بہت تلملا رہے ہیں اور مسلمانوں کو کوسنے اور گالیاں سنانے کا ایک ذریعہ بنا رہے ہیں اس میں شک نہیں کہ آریہ صاحبان کو میکاڈو آف جاپان کے ساتھہ خاص محبت اور اُلفت ہے۔ گو وہ محبت اور اُلفت کسی پولٹیکل چال پر مبنی ہو تاہم ایک ایشیائی طاقت کو اہل ایشیا کا محبت کی نظر سے دیکھنا کہا جا سکتا ہے کہ ایک قدرتی بات ہے۔ بشرطیکہ اس بات کو نظر انداز کر دیا جاوے کہ آریہ بھائیوں کو اپنی دیگر ایشیائی سلطنتوں (افغانستان ایران۔ روم) کے ساتھہ کوئی دل چسپی نہیں ہے لیکن اگر میکاڈو مسلمان ہو جاوے اور خدا کرے کہ ضرور ہو جائے۔ تو ہمارے نزدیک آریہ بھائیوں کے واسطے کسی غم اور رنج کا موقعہ نہیں بلکہ اپنے بزرگوں اور باپ دادوں کی ایک نیک عادت کو دوبارہ قائم کرنے کے واسطے انہیں ایک عمدہ موقع دو طور پر حاصل ہو جائے گا۔ کیوں کہ اول تو یہ ظاہر ہے کہ ہند میں کروڑوں مسلمان جو ہوئے وہ انہیں آریہ بھائیوں کے باپ دادے تھے۔ اور اگر یہ لوگ بھی اپنے باپ دادوں کے طرز طریق پر عمل کر کے اسلام کو قبول کریں گے تو ایک عمدہ مذہب بھی اختیار کرین گے اور میکاڈو کی دوستی بھی قائم رہیگی۔ ہم خرما و ہم ثواب اور جو لوگ باوجود ہندو رہنے کے میکاڈو کے خیر خواہ بنین گے اور جاپان مین جا کر رہائش اختیار کرین گے وہ بھی اسی طرح عزت و عظمت حاصل کرین گے جیسا کہ اسلامی بادشاہوں نے ہندو رعایا کو بڑے بڑے عہدوں پر بٹھایا تھا اور ہر طرح سے انکی خاطر تواضع کی تھی پس امید ہے کہ ہوئے میکاڈو کے مسلمان ہونے میں کوئی نقصان نہ

ہوگا بلکہ ہر طرح سے فائدہ ہی فائدہ رہیگا۔ برخلاف اس کے اگر وہ بدھ مذہب پر قائم رہا تو یاد رہے کہ بدھ وہ مذہب ہے جو ویدوں کا جانی دشمن اور اہل وید کا مخالف قاتل گذر چکا ہے اس سے آریوں کو ضرور ڈرنا چاہیئے۔

سلسلہ حقہ کے نئے ممبر

افسوس ہے کہ اخبار بدر مین جہاں اور بے قاعدگیاں عمل میں آگئیں وہاں فہرست بیعت کنندگان کا ضروری کالم بھی درج ہونے سے رفتہ رفتہ رہ گیا۔ اگرچہ بیعت کنندگان کا سلسلہ ایسا وسیع ہے کہ پورے طور سے اس پر حاوی ہونا مشکل ہے۔ پھر ایک اخبار نویس کے واسطے جس کو بہت سے کام بجائے خود کرنے پڑتے ہیں اور بھی مشکل ہے کیونکہ بعض لوگ خطوط کے ذریعہ سے بیعت کرتے ہیں بعض صرف زبانی پیغام کے ذریعہ سے کرتے ہیں عورتین زنانہ مکان مین بیعت کرتی ہین یا صرف اپنے مردون کی معرفت کوئی سفر مین کرتے ہیں۔ بعضون نے چلتی ریل میں بیعت کی۔ پھر قادیان مین بھی اس کے واسطے کوئی خاص وقت مقرر نہین جو آیا اور جیسا موقع ہوا کبھی صبح کبھی شام۔ کبھی دوپہر کبھی رات جس وقت ہو سکا۔ اس نے بیعت کر لی۔ اس قسم کے سلسلہ کو پورے اہتمام کے ساتھہ تحریر کرنا کسی کے واسطے مشکل ہے تاہم اس خیال سے کہ اس سلسلہ تحریر سے باہمی واقفیت کا ایک ذریعہ پیدا ہو سکتا ہے۔ اور سلسلہ حقہ کی ترقی کا کچھہ نہ کچھہ اظہار ہوتا رہتا ہے "سارا نہین تو تھوڑا ہی سہی" کے مقولہ پر عمل کر کے انشاء اللہ تعالی کوشش کی جاوے گی کہ کچھہ نہ کچھہ اس سلسلہ مین درج ہوتا رہے۔

سر دست چند تازہ نام درج اخبار کرتا ہوں۔

میاں محمد اسماعیل صاحب ولد شیخ عبد العزیز صاحب سکنہ پریتی پور ریاست کپور تھلہ

میاں احمد دین صاحب ولد میاں سلطان احمد صاحب ساکن ہسوال تحصیل چکوال۔ ضلع جہلم

مرزا احمد بیگ صاحب ولد مرزا پیر بخش صاحب ساکن لنگروال ضلع گورداسپور

مرزا غلام محمد صاحب " " " "

مرزا علی محمد صاحب ولد مرزا عمر بیگ صاحب۔ " "

مرزا حسین بیگ صاحب ولد مرزا سندھی بیگ صاحب " "

میاں نور علی صاحب۔ ساکن چوڑی ضلع گوجرات

رمضان معرفت شاہ محمد صاحب مدرس بن باجوہ

غریب شاہ معرفت حافظ محمد قاری صاحب امام مسجد۔ ضلع جہلم

ضرورت ہے

اور نہائیت سخت ضرورت ہے

اگر آپ کو اشتہارات کے دیکھنے اور پڑھنے کی عادت نہیں۔ تب بھی اس ضرورت کے اشتہار کو ضرور مطالعہ فرماوین یہ مینجر آپ کی خدمت میں سفارش کرتا ہے۔ کہ آپ ضرور پڑھین۔

اخبار بدر کے واسطے ایسے خیر خواہون کی ضرورت ہے جو اخبار بدر کی بہتری کے واسطے نئے خریدار پیدا کرنے کی کوشش کرین۔ اور انصار بدر مین اپنا نام لکھائیں۔ اتنی بڑی جماعت احمدیہ میں اتنی تھوڑی اشاعت آپ لوگوں کی سعی نہ کرنے کا نتیجہ ہے۔ ہر ایک خریدار بدر کا فرض ہے کہ کوئی نہ کوئی نیا خریدار پیدا کرے۔ ہمیں بہت سے ایسے دوستوں کے نام معلوم ہیں جو ہم جانتے ہین کہ اخبار کے سچے دل سے خیر خواہ ہین اور ہر طرح سے اس کی دکالت کے لئے طیار ہین مگر انہوں نے کبھی کوئی خریدار پیدا نہین کیا۔ اگر اس عرضداشت پر بھی توجہ نہ ہوئی۔ تو پھر ایسے اصحاب کا نام لکھکر ان کو توجہ دلائی جاوے گی۔

مینجر

کارخانہ تقاے نسل انسانی

بے اولادوں کو اولاد کی خوشخبری

جن لوگوں کی اولاد نہیں یا حمل گر جاتا ہے یا مرے ہوئے بچے پیدا ہوتے ہیں یا صرف لڑکیاں ہی پیدا ہوتی ہیں اور فرزند نرینہ سے محروم ہیں ان کو ڈنکے کی چوٹ اطلاع دیجاتی ہے کہ ہم سے خط و کتابت کر کے علاج کرا دین خدا کے فضل سے اولاد نرینہ پیدا ہوگی اور اگر ہماری صداقت پر اعتبار نہ ہو تو پہلے اقرار نامہ اشٹامپ تحریر کر دیوین کہ بعد علاج اگر فرزند پیدا ہو۔ تو ہم اتنا نذرانہ ادا کرین گے۔ ان کا علاج اندک خرچ دوا لے کر کیا جاوے۔ اس اشتہار کو ایک معمولی تصور نہ فرماوین بلکہ ہم دعوے سے کہتے ہیں کہ ہندوستان بھر مین دھوم مچ گئی ہے اور اپنی صداقت کے سبب روز افزوں ترقی کر رہا ہے۔

المشتہر

محمد حسین۔ طبیب احمد آبادی موجد کارخانہ بقائی نسل انسانی مقام بھیرہ ضلع شاہ پور پنجاب محلہ معماراں

لاکھ شہادات کی ایک شہادت

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام نے کتاب لغات القرآن کے متعلق مفصلہ ذیل ریویو تحریر فرما کر عرب صاحب سید عبد المحی کو دیا ہے۔

لغات القرآن

یہ کتاب تالیف کردہ مولوی سید عبد المحی صاحب عرب بغدادی کی ہے جو کل لغات مشکلہ فرقان حمید کے لئے لکھی گئی ہے مین نے چند ورق اس کتاب کے دیکھے ہیں جس سے معلوم ہوتا ہے کہ در حقیقت مولف نے اس کتاب کے لکھنے میں بہت محنت اور سعی خرچ کی ہے اور چونکہ مولف خود اہل زبان ہے اور اسکی مادری زبان عربی ہے اس لئے یہ کتاب اسکی جہانتک میرا خیال ہے ایسی غلطیوں سے محفوظ ہے جو غیر زبان والے سے سرزد ہو جاتی ہیں اور میری دانست میں یہ مفید کتاب ہے اور قیمت بھی قلیل ہے۔

قیمت عہ — مرزا غلام احمد

نمونہ مفت ملتا ہے۔ نمک موسے جو امراض معدہ کا حکمی اور نفیس علاج۔

پچاس روپیہ انعام۔ اس صاحب کو دئے جاوین گے جو ہمارے نمک موسے کو معدہ کے کسی مرض کو غیر مفید ثابت کرے۔ ہر ایک کے پاس کیا ہونا چاہئیے نمک موسی جو ہاضم اور مقوی معدہ ہے عمر طبعی تک کس طرح صحیح معدہ رہ سکتے ہیں نمک موسے کے استعمال سے قیمت فی شیشی ۸ر۔ انگریزی و یونانی میڈیسنز کمپنی امرتسر

روزانہ پیسہ اخبار لاہور۔ ہندوستان بھر مین بہترین روزانہ پیسہ اخبار ہے اور ہر روز با تصویر چھپتا ہے ہر روز ایک دلکش کارٹون بھی موجود ہوتا ہے تازہ سے تازہ خبرین اور تارین ہر روز چھپ جاتی ہیں اس کا ایڈیٹوریل اشاف اعلی درجہ کا ہے رائیں اور واقعات نہایت مدلل اور معقول دی جاتی ہیں اسی لئے تمام حلقوں مین نہائیت عزت اور وقار سے دیکھا جاتا ہے۔ کیونکہ رئیس اور رعیت دونوں کا دلی دوست اور خیر خواہ ہے اگر آج تک آپ نے نہ دیکھا ہو۔ تو ایک بار ضرور ملاحظہ فرمائیے نمونہ کا پرچہ مفت ملتا ہے قیمت سہ ماہی صرف ۱۲؎ پیشگی آنے پر جاری ہوتا ہے۔

درخواستوں کا پتہ۔ مینجر۔ روزانہ پیسہ اخبار لاہور

عمدہ۔ مضبوط۔ خراس و بیلنہ آہنی مستریان مولا بخش و غلام حسین مالکان کارخانہ بیلنہ و خراس آہنی بٹالہ ضلع گورداسپور سے طلب فرماوین

بجلی کے ذریعہ نامردی اور سستی کا علاج

آج کل کے اکثر نوجوان بوجہ بد صحبت کے اپنی طاقت کو اپنے ہاتھوں سے ضائع کر کے بہت کمزور ہو گئے ہیں اس برے کام سے آدمی کی رگیں اور پٹھے سست ہو جاتے ہیں اور آدمی اولاد پیدا کرنے کے قابل نہین رہتا ہے یہ نالائق حرکت آدمی کو اس قدر شرمندگی اور ندامت دلاتی ہے کہ جس سے آدمی گھر بار چھوڑ کر نکل جاتے ہیں اس برے فعل سے صرف پٹھے ہی سست نہین ہو جاتے بلکہ دل و دماغ جگر اور دیگر اعضاء رئیسہ بھی کمزور ہو جاتے ہیں دل دھڑکنے لگ جاتا ہے۔ بصارت اور خون کی پیدائش گھٹ جاتی ہے۔ منی پتلی ہو کر احتلام اور سرعت کی مرض آگھیرتی ہے بدن دن بدن کمزور ہوتا چلا جاتا ہے بزدلی بڑھ جاتی ہے۔ آدمی شرمیلا سا رہتا ہے ذراسی آواز سے دل ڈر جاتا ہے۔ غرضیکہ اس نامراد فعل سے وہ وہ تکلیفات پیش آتی ہیں جن کو مریض ہی جانتا ہے ایسی ردی حالت کو دیکھ کر حال کے داناؤں نے برقی طاقت کے ذریعہ اس کا علاج کیا۔ بجلی فوراً سست اعضاء کے اندر گھس کر اس کو گرم کر دیتی ہے پس ہمارے حکیم صاحب نے بھی وہی بجلی ولائیت سے منگا کر ہزاروں مایوس مریضوں کا علاج کیا جو کہ نہایت مفید ثابت ہوا ہے اور جو آدمی یہاں سے دور رہتے ہین ان کیواسطے بجلی کا روغن طلا طیار کر کے بھیجدیتے ہین جو کہ پانی خارج کر دیتا ہے پھر ایک تیل لگایا جاتا ہے تاکہ اصلی حالت حاصل ہو۔ اس علاج سے بیمار بہت جلد تندرست ہو جاتا ہے چونکہ اس بیماری سے قوت باہ اصلی بھی کمزور ہو جاتی ہے اس واسطے ساتھ قوت باہ کی بھی دوائی ارسال کی جاتی ہے تاکہ خون اور قوت کی کمی مٹ جاوے اور مرض دور ہو وے مکمل برقی سٹ (جسمیں روغن طلا برقی روغن مالش اور قوت باہ کی دوائی شامل ہے) کی قیمت بلحاظ مجرب ادویات کے ۵؎ معہ محصول۔ درخواست آنے پر فہرست مفت

مذکورہ بالا ادویات ملنے کا پتہ۔ مینجر دوائی خانہ سورج پرکاش مقام ڈنگہ ضلع گجرات

ولائیت کے شاہی کارخانے کی تیار کردہ

فاسفورس کی گولیاں

جسمانی کمزوریوں کو دور کرنے اور بدن کو اعلی درجہ کا طاقتور بنانے میں یہ گولیاں نہائیت ہی مفید ہیں کیونکہ انہین نہایت ہی مقوی اجزاء مثلاً فولاد، کونین ڈامیانہ، کوکا، نکس وامیکا، سوفاسفورس وغیرہ وغیرہ شامل ہیں ان کے استعمال سے جریان، احتلام، سرعت، رقت، ضعف باہ، ضعف اعصاب فوراً دور ہو کر جوانمردی کی طاقت ملتی ہے اور باقی زندگی آرام سے گزرتی ہے ہر ایک شیشی ولائیت کی بند شدہ ہے جسپر لکھا ہوا ہے۔ میڈان انگلینڈ، تاکہ کسی کو دھوکہ نہ ہووے قیمت فی بکس ۲؎ ۔ ۲ گولی ۸ر

معہ محصول ڈاک

لاکھ شہادت کی ایک شہادت

بسم اللہ الرحمن الرحیم - نحمدہٗ و نصلی علی رسولہ الکریم

مفرح یاقوتی کی نسبت

حضرت حکیم الامتہ فاضل اجل علامہ اعلما ... حاذق طبیب

لقمان زمان مولٰنا مولوی حافظ حاجی حکیم نورالدین صاحب بھیروی

دار الامان قادیان

کی تصدیق

مَیں تصدیق کرتا ہوں کہ مفرح یاقوتی تیار کردہ

مرہم عیسےٰ صاحب بے ریب مفید ہے مَیں نے

اپنے ایک شریف مریض پر اس کا تجربہ کیا ہے

اللہ تعالےٰ اِن کے کارخانہ میں برکت دے -

مرہم عیسےٰ کی طرح ان کے کارخانہ میں بعض ادویہ

بہت عمدہ ہیں " نورالدین قادیان ، جولائی ۱۹۰۶ء

قیمت فی ڈبیہ جس میں پانچ تولے مفرح یاقوتی ہوتی ہے چار روپیہ

حکیم محمد حسین مالک کارخانہ مرہم عیسےٰ لاہور (لونکھا)

بسم اللہ الرحمن الرحیم نحمدہٗ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

مرہم عیسےٰ

مرہم کیا ہے ایک معجزہ ہے جس نے تمام جہان میں وہ شہرت و عزت پائی ہے جو آجتک کسی ایک دوائی کو بھی نصیب نہیں ہوئی اگر آپ دُنیا بھر میں سب سے اچھا پُر تاثیر تیر بہدف ہر قسم کے زخموں جراحتوں چوٹوں گلٹیوں خنازیر سرطان طاعون اور ہر قسم کے زہریلے خبیث پھوڑوں پھنسیوں ناسوروں گنج خارش بواسیر ہاتھوں کے سردی سے پھٹ جانے جانوروں کے کاٹ لینے جل جانے اور عورتوں کے خطرناک امراض سرطانِ رحم وغیرہ کے لئے ہزارہا سال کا مجرب مقدس ہر طبقہ کے حکما کا متفقہ بابرکت علاج چاہتے ہیں تو یہ مبارک مرہم اس کارخانہ سے منگائیے - جو اس کو خالص اجزا سے طیار کرنے کا ذمہ وار ہے طبی جہان اس کی کامیاب تاثیرات کا ممنون ہے یہ اسم باسمٰے مشہور آفاق مرہم سوائے کارخانہ مرہم عیسےٰ لاہور کے دُنیا بھر میں کہیں نہیں بنتا - **قیمت** ڈبیہ خورد ۱۲ کلاں عہ

کارخانہ مرہم عیسےٰ لاہور کی دوسری مشہور آفاق ادویہ کے نام یہ ہیں جبوب جواہر عنبری - جیون بوٹی - کحل الجواہر - مفرح یاقوتی - مرہم عیسےٰ روغن شفا - شربت مفرح حیات - مسکین نواز - نمک سلیمانی - تریاق فاروق روغن درد گردہ - ہند الحمی - دوائی دافع کرم شکم - فنجنوش - جبوب مسیحی روشن بصر قرص مردی - دوائے سُرفہ - عرق شفا - جیبی ڈاکٹر وغیرہ کے -

حکیم محمد حسین مالک کارخانہ مرہم عیسےٰ لاہور (لونکھا)

... مفصل فہرست طلب کرو

ضعف بصارت کے لئے سچا تریاق

اس میں نہ تو ممیرہ ہے اور نہ فرضی موتی وغیرہ ڈالے گئے ہیں اور نہ کسی جنگلی سنیاسی کا بتایا ہوا ٹوٹکا ہے البتہ اس کا جزو اعلیٰ جست ہے، جو تمام کے تمام حکمائے سلف وحال کا بالاتفاق آنکھوں کے لئے اکسیر مانا ہوا ہے۔ اسے ہم نے خود ایک نادر اور بالکل جدید ترکیب سے تیار کیا ہے اور اس کو ملک کے لئے بے اندازہ مفید اور اپنے لئے خدا کے فضل سے موجبِ برکت سمجھکر پبلک کے روبرو پیش کرتے ہیں کہ ضعفِ بصارت۔ دھند۔ جالا وغیرہ میں اس کو استعمال کر کے فائدہ اٹھادیں۔ اس میں بڑی خوبی یہ ہے کہ آنکھوں کو کسی قسم کی تکلیف نہیں دیتا۔ صحت کی حالت میں ہر چھوٹا بڑا زن و مرد استعمال کر کے فائدہ اٹھا سکتے ہیں۔ رات کو سوتے وقت دو دو سلائی اور صبح مونہہ ہاتھ دھونے کے بعد ایک ایک سلائی لگانا چاہیئے۔

صرف ایک پڑیہ کے خریدار معہ محصولڈاک چھ آنے کے ٹکٹ بھیجدیں

قیمت فی پڑیہ ۱ ماشہ
صرف چار آنہ (۴)

محصول بذمہ خریدار

پوری ایک درجن پڑیہ کے خریدار صرف دو روپے
(عہ)

حکیم محمد حسین قریشی۔ موجد مفرح عنبری و مفرح دلکشا کارخانہ رفیق الصحت لاہور

بدر پریس قادیان میں میاں معراج الدین عمر کے لئے چھاپا گیا۔